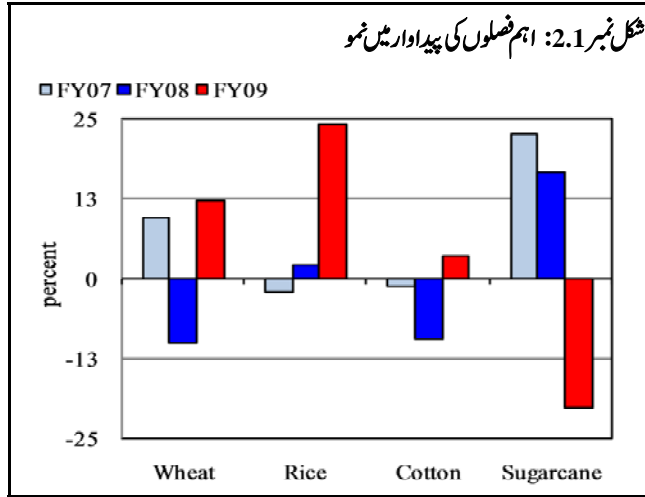


2.1 شعبہ زراعت کی کارکردگی



کھاد کے کم استعمال اور پانی کی دستیابی کی پست سطح جیسے مسائل کے باوجود اہم فصلوں کی عمدہ نمو کے حصول میں بلند قیمتوں اور سازگار موسم نے اہم کردار ادا کیا ہے (دیکھئے شکل 2.1)۔ مالی سال 2009ء کے دوران گنے کی پیداوار میں کمی کے باوجود اہم فصلوں کی اچھی کارکردگی خاصی متاثر کن ہے۔

دالوں، روغنی بیجوں اور پھلوں کی پیداوار میں اضافے کے باعث مالی سال 2009ء میں چھوٹی فصلوں نے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

مون سون اور موسم سرما کی بارشوں کے سلسلے میں توسیع اور بیماریاں پھیلنے کا کوئی بڑا واقعہ پیش نہ آنے کے سبب چارے کی رسد بڑھنے سے گلہ بانی کے شعبے کو فائدہ پہنچا ہے۔

مذکورہ صورتحال سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 2009ء میں زراعت کے شعبے کی نمو بہتر سطح پر رہے گی اور اسے مزید بہتر بنایا جاسکتا تھا اگر آبپاشی، کھاد اور مستند بیجوں کی مناسب مقدار استعمال کی جاتی۔ آبپاشی کے پانی کی دستیابی کی پست سطح، مصنوعی کھاد کے نرخوں کی بلند سطح اور دستیابی کے متعلق خدشات اور غیر معیاری بیجوں کے استعمال کے پیداوار پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ مالی سال 2009ء کے دوران اہم فصلوں کی پیداوار میں اضافے کے ثمرات کاشت کاروں کو منتقل نہیں ہو سکتے کیونکہ انہیں حاصل ہونے والی قیمت ان کی توقعات سے کم ہے۔ مثلاً، چاول کے عالمی نرخوں اور برآمدات میں کمی کے باعث کاشت کاروں کو اس کی اتنی بلند قیمت حاصل نہیں ہو سکی، جس کی وہ توقع کر رہے تھے۔ مزید برآں، ملک میں چینی کی قلت کے باوجود کاشت کاروں کو گنے کی کچل کاری اور ادائیگیوں میں تاخیر جیسی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔

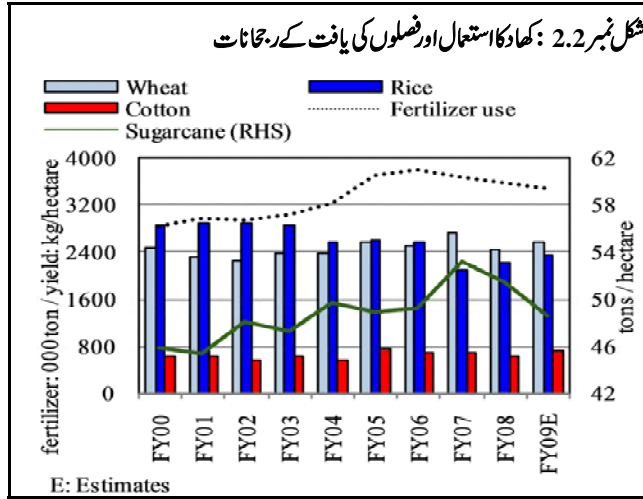
زرعی قرضوں میں توقع سے کم نمو ظاہر کرتی ہے کہ کاشت کاروں کی جانب سے معیاری خام مال میں سرمایہ کاری کی سطح پست رہی۔ گزشتہ سالوں کے رجحانات کو مدنظر رکھتے ہوئے امکان ہے کہ مالی سال 2005ء کے بعد پہلی بار قرضوں کی تقسیم کا سالانہ ہدف پورا نہیں ہو سکے گا۔ زرعی قرضوں کی تقسیم کے لیے 250 ارب روپے کا سالانہ ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ قرضوں کی نمو میں سست روی کا سبب طلب و رسد کے مسائل ہیں تاہم توقع ہے کہ آئندہ سال قرضوں کی تقسیم کے عمل میں بہتری آئے گی۔ مثلاً، مصنوعی کھادوں کے مستحکم نرخوں سے خام مال کے لیے زرعی قرضوں کی طلب

کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔ اسی طرح، منڈی میں سیالیت کی قلت کو دور کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات اور زرعی پالیسی میں نرمی سے آئندہ مہینوں میں زرعی قرضوں کی رسد میں بہتری آئے گی۔ مارچ 2009ء کے دوران مصنوعی کھاد کے استعمال اور زرعی قرضوں کی تقسیم میں خاطر خواہ اضافے سے زرعی نمو کو بڑھانا ممکن ہے۔

فصلیں

اہم فصلیں

مالی سال 2009ء کے دوران مصنوعی کھاد کے استعمال میں کمی کے باوجود گندم، چاول اور مکئی کی ریکارڈ پیداوار کے باعث اہم فصلوں کی نمو میں



اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 2.2)۔ اس کے ساتھ ساتھ چنے کی پیداوار میں خاصے اضافے اور کپاس میں معتدل نمو (زیر کاشت رقبے میں کمی کے باوجود) نے گنے کی پیداوار میں ہونے والی مایوس کن کمی کے اثرات کو زائل کر دیا۔ کاشت کاروں کو توقع سے کم نرخ ملنے اور شگر ملوں کے ساتھ ادائیگیوں کے تنازع کی وجہ سے گنے کی پیداوار میں کمی حیران کن نہیں ہے کیونکہ مذکورہ وجوہات کے باعث مالی سال 2009ء میں گنے کے زیر کاشت رقبے میں کمی آئی

ہے۔ کسانوں نے چاول اور گندم کی پرکشش قیمتوں کے باعث گنے کے بجائے یہ فصلیں کاشت کرنے کو ترجیح دی۔ آبپاشی کے لیے پانی کی دستیابی میں کمی کے باوجود چاول کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے، جسے بعد ازاں مون سون کی بارشوں سے مزید تقویت حاصل ہوئی۔ گندم کی بلند امدادی قیمت کے سبب اس کی بوائی کا رقبہ بڑھ گیا ہے کیونکہ اس کے لیے امدادی نرخوں کا اعلان بوائی سے کافی پہلے کر دیا گیا تھا۔ مالی سال 2009ء کے دوران بوائی کے وقت ہونے والی بارشوں سے بھی بارانی علاقوں میں گندم کے زیر کاشت رقبے کو بڑھانے میں مدد ملی ہے۔

گندم

مصنوعی کھاد کا کم استعمال، توانائی کے بلند نرخ اور آبپاشی کے پانی کی دستیابی میں کمی جیسی مشکلات کے باوجود توقع ہے کہ عبوری تخمینے کے مطابق مالی سال 2009ء کے دوران گندم کی پیداوار 23,302 ہزار ٹن¹ کی ریکارڈ سطح پر رہے گی جو مالی سال 2007ء کے 23,295 ہزار ٹن سے تھوڑی زیادہ ہے۔ بالائی پنجاب میں بارشوں اور آندھیوں کے باعث فصل پکنے کے وقت پر ہونے والے نقصانات کو مد نظر رکھتے ہوئے گندم کی پیداوار

¹ امکان ہے کہ اس پر نظر ثانی کر کے اسے بڑھا یا جائے گا۔

میں ہونے والا اضافہ خاصا متاثر کن ہے۔ گندم کی پیداوار میں ہونے والے اضافے کی بڑی وجہ اس کی امدادی قیمت کا بروقت اعلان ہے، جسے 950 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کیا گیا۔ حکومت نے 6.5 ملین ٹن گندم کی خریداری کے عزم کا اظہار بھی کیا ہے جبکہ اس کے ساتھ ساتھ زیادہ گندم اگانے کی ترغیب دینے کے لیے موثر مہم بھی شروع کی گئی۔ صوبائی حکومتوں کی جانب سے گندم کی خریداری کی سرگرمیوں میں تیزی سے توقع ہے کہ کھلی منڈی میں اس کی قیمتیں مستحکم رہیں گی۔ گندم کی بھرپور فصل اور حکومتی کوششوں میں معاونت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے بھی گندم کی مالکاری پر مارجن کی شرط کو ختم کر دیا ہے۔² تاہم، پیداوار کو بڑھانے کے لیے درکار خام مال کی دستیابی میں سست روی کے باوجود گزشتہ سال کے مقابلے میں مالی سال 2009ء کے دوران گندم کی یافت میں بہتری آئی ہے جس کا بڑا سبب بوائی اور افزائش کی زیادہ تر مدت میں سازگار موسمی حالات ہیں۔

مالی سال 2009ء میں گندم کی فصل کی کارکردگی کو مزید بہتر بنایا جاسکتا تھا اگر (1) مصنوعی کھادوں کے تجویز کردہ متوازن آمیزے کو استعمال کیا جاتا (2) مستند بیج زیادہ استعمال کیے جاتے اور (3) نہری نظام سے آبپاشی کے پانی کی 4 تا 5 بار فراہمی ممکن ہو جاتی۔

حالیہ برسوں میں گندم کی ملکی ضروریات سے زائد پیداوار کے باوجود ملک میں کئی بار اس کی قلت نے شدت اختیار کی ہے، جس کی اہم وجہ اناج کی سرحد پار غیر قانونی منتقلی اور سٹے بازی پر مبنی ذخیرہ اندوزی ہے۔ تاہم، گندم کی ملکی قیمتیں اب عالمی نرخوں سے خاصی زیادہ ہیں، اس لیے امکان ہے کہ مذکورہ دونوں سرگرمیوں کے اثرات مرتب نہیں ہوں گے جس سے گندم کی قیمت مستحکم رہے گی۔ لیکن، عوام کو سستی روٹی فراہم کرنے کے لیے زراعت پر دی جانے والی گندم کے غلط استعمال کا خطرہ موجود ہے۔ اگرچہ ایسی اسکیمیں اہمیت کی حامل ہوتی ہیں لیکن ان کی کڑی نگرانی بے حد ضروری ہے تاکہ ان سے غریب افراد مستفید ہو سکیں۔

چاول

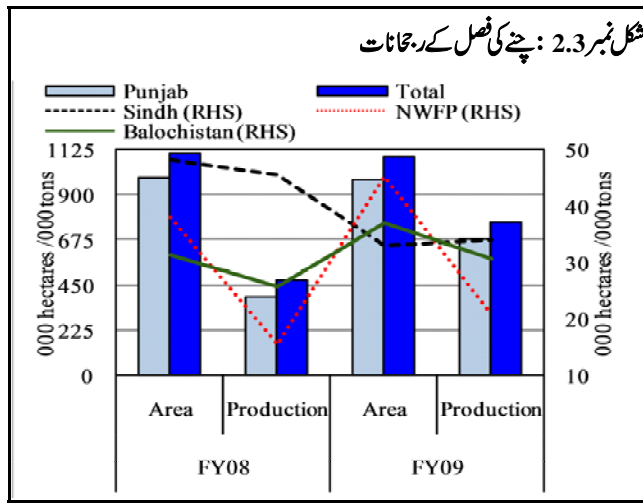
چاول کے زیر کاشت رقبے میں ہونے والا 17.7 فیصد اضافہ مالی سال 2008ء میں اس کی بلند قیمتوں کا رد عمل تھا۔ اشیائے پیداوار کے موثر استعمال اور افزائش کے مرحلے میں سازگار موسم کے نتیجے میں مالی سال 2009ء کے دوران اس کی یافت میں 6.2 فیصد اضافہ ہوا۔ نتیجتاً، چاول کی پیداوار بڑھ کر 7 ملین ٹن کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 25 فیصد زیادہ ہے۔

تاہم، چاول کی ریکارڈ فصل کے باوجود کاشت کاروں کی آمدنی میں متوقع اضافہ نہیں ہو سکا کیونکہ چاول کے عالمی نرخوں میں کمی نے مقامی تاجروں کو اس کی خریداری میں محتاط حکمت عملی اختیار کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان (ٹی سی پی) کی جانب سے خریداری نے ملک میں چاول کی قیمت کو مستحکم رکھنے اور کاشت کاروں کو تحفظ فراہم کرنے میں مدد دی لیکن ایسی شکایات سامنے آئی ہیں کہ ٹی سی پی کی مداخلت کی سطح پست تھی اور اس عمل کا آغاز تاخیر سے کیا گیا۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ مالی سال 2009ء میں قیمتوں میں کچھ کمی واقع ہوئی ہے لیکن ان کی سطح اب بھی گزشتہ سال کے مقابلے میں خاصی بلند ہے۔ مزید برآں، حال ہی میں چاول برآمد کرنے والے کچھ ممالک نے اس کی برآمدات پر پابندیاں عائد کی ہیں جس کی وجہ سے چاول کے نرخ دوبارہ بڑھنے شروع ہو گئے ہیں۔ قیمتوں میں

² ایس ایم ایف ای ڈی سرکٹ نمبر 05، بتاریخ 23 اپریل، 2009ء۔

اضافے سے ہونے والے فائدے کے باوجود اس بات کا امکان بہت کم ہے کہ مالی سال 2010ء میں چاول کی پیداوار مالی سال 2009ء کے مقابلے میں زیادہ رہے گی۔

چنا



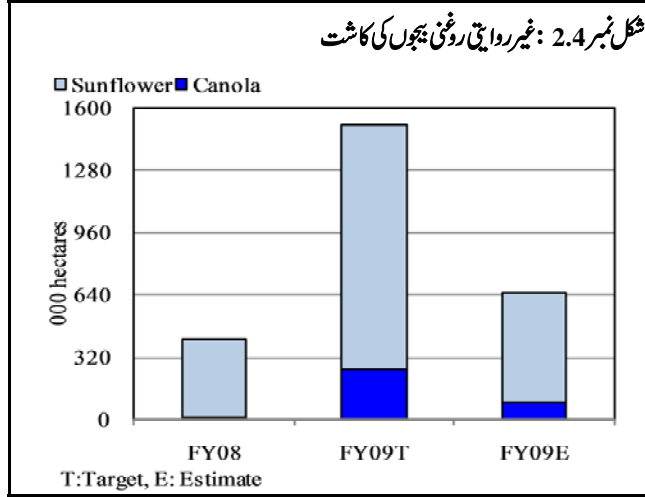
چنے کی پیداوار کا بڑا حصہ (88.7 فیصد) پنجاب کے بارانی علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے جبکہ اس کے بعد سندھ، سرحد اور بلوچستان کا نمبر آتا ہے (دیکھئے شکل 2.3)۔ عام طور پر چنے کو زمین کے غیر اہم قطعات پر کاشت کیا جاتا ہے اور اس میں ہلکے معیار کا خام مال استعمال ہوتا ہے۔ اس فصل کی پیداوار میں اضافے کا انحصار موسم پر ہوتا ہے اور اس کی آبپاشی موسم گرما و سرما میں اہم دریاؤں میں آنے والے سیلاب سے ہوتی ہے۔ مذکورہ عوامل کی وجہ سے چنے کی پیداوار کی کارکردگی میں اتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے۔

مالی سال 2009ء کے دوران سازگار موسم کی وجہ سے توقع ہے کہ چنے کی پیداوار میں 60 فیصد اضافہ ہوگا۔ اس کا اہم سبب یافت کا 62.2 فیصد بڑھنا ہے کیونکہ چنے کے زیر کاشت رقبے میں 1.4 فیصد کمی آئی ہے۔ یافت میں اس غیر معمولی اضافے کا اہم سبب موسم سرما میں اس کی کاشت کے موقع پر ہونے والی بروقت بارشیں ہیں۔ پانی کی بہتر فراہمی اور کاشت کاری کی جدید تکنیکوں کے استعمال کے ذریعے چنے کی یافت میں مسلسل اضافہ ممکن ہے۔

چھوٹی فصلیں

مئی 09ء کے دوران چھوٹی فصلوں نے ملی جلی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اگرچہ کچھ چھوٹی فصلوں کی پیداوار میں کمی آئی ہے تاہم، زیر جائزہ مدت میں متعدد فصلوں کی نمو مضبوط رہی۔ توقع ہے کہ مئی 09ء کے دوران چھوٹی فصلوں کی مجموعی نمو مناسب سطح پر رہے گی۔ مذکورہ توقعات کی وجوہات یہ ہیں (1) جاری مالی سال کے بیشتر حصے میں زیادہ تر چھوٹی فصلوں کی مستحکم قیمتیں (2) مون سون کا توسیع شدہ موسم اور سرما کی بارشیں۔ خصوصاً، روغنی بیجوں کی فصلوں کے حوالے سے یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ حالیہ برسوں میں اس کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔

مالی سال 2009ء کے دوران گزشتہ سال کے مقابلے میں کینولا اور سورج کھسی کے زیر کاشت مجموعی رقبے میں 59.6 فیصد تک اضافہ ہوا



ہے، جس کا اہم سبب بلند نرخ ہیں۔ (دیکھئے شکل 2.4) تاہم اس کی پیداوار سورج مکھی کے پھول کے مقابلے میں زیادہ رہی ہے۔ خوردنی تیل کی بڑھتی ہوئی ملکی طلب کو پورا کرنے کے لیے روغن بیجوں کی کاشت کے متعلق ایک موثر پالیسی اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس سے ملک کے تجارتی توازن کو بہتر بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔ تاہم، روغن بیجوں کی فصلیں کاشت کرنے کے لیے بھاری سرمایہ کاری کی ضرورت ہوتی ہے اور فصل

خراب ہونے کی صورت میں کاشت کاروں کو ناقابل تلافی نقصان کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس لیے فصل کے بیجے کی اسکیم کی موثر کوریج سے ایسی فصلیں اگانے سے گریز کرنے والے کاشت کاروں کی حوصلہ افزائی ہوگی اور وہ اسے زیادہ کاشت کریں گے۔

اسی طرح، دیگر تمام چھوٹی فصلوں کے بھی خراب ہونے کا خطرہ رہتا ہے کیونکہ ان فصلوں پر ناسازگار موسم اور بیماریوں کے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ چھوٹی فصلوں کے زیر کاشت رقبے پر منڈی کے نرخ اثر انداز ہوتے ہیں۔ بلند نرخوں کے باعث کسی مخصوص چھوٹی فصل کو کاشت کرنے کے متعلق کاشت کاروں کے اجتماعی فیصلے کے نتیجے میں اس کی رسد بڑھ جاتی ہے، جس سے اس فصل کے نرخ گر جاتے ہیں۔ اس مابوسی کی وجہ سے کاشت کار اگلے موسم میں یہ فصل کاشت نہیں کرتے، جس سے اس کے نرخ بڑھ جاتے ہیں اور رسد میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ مثلاً، مالی سال 2009ء کے دوران مرچوں اور دال ماش کی پیداوار میں ہونے والی کمی اسی تغیر پذیری کی عکاسی کرتی

جدول 2.1: چھوٹی فصلوں کی پیداوار

فصل	میں 08ء	میں 09ء	میں 10ء
آلو	2539.0	2458.3	2542.7
پیاز	2015.0	2058.9	1825.7
مرچ	116.0	104.5	104.6
مونگ	177.7	140.4	148.0
ماش	17.3	16.9	16.0
مسور	14.6	21.2	15.2
کیٹولا	10.3	134.4	89.1
سورج مکھی	397.0	755.0	560.9

ت: تخمینہ

ہے (دیکھئے جدول 1.2)۔ غذا کی پروسیسنگ / پیکنگ کی سہولتوں کو بڑھانے کے لیے سرمایہ کاری سے پیشتر چھوٹی فصلوں کے نرخوں میں تغیر پذیری کو کم کر کے ان کی ہموار فراہمی کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔

دیگر چھوٹی فصلوں میں جڑی بوٹیوں کی مانگ بہت زیادہ ہے اور اس سے کاشت کاروں کی آمدنی کو بڑھانا ممکن ہے۔ روایتی طور پر

پاکستان میں درآمد شدہ جڑی بوٹیوں پر انحصار کیا جاتا ہے، اس لیے اس شعبے میں کم سرمایہ کاری کے بھی کاشت کاروں اور ملکی معیشت دونوں پر مثبت اثرات ہو سکتے ہیں۔ وزارت زراعت و خوراک نے ملک میں اس کی فصل پیدا کرنے والے علاقوں میں منتخب جڑی بوٹیوں کی کمرشل

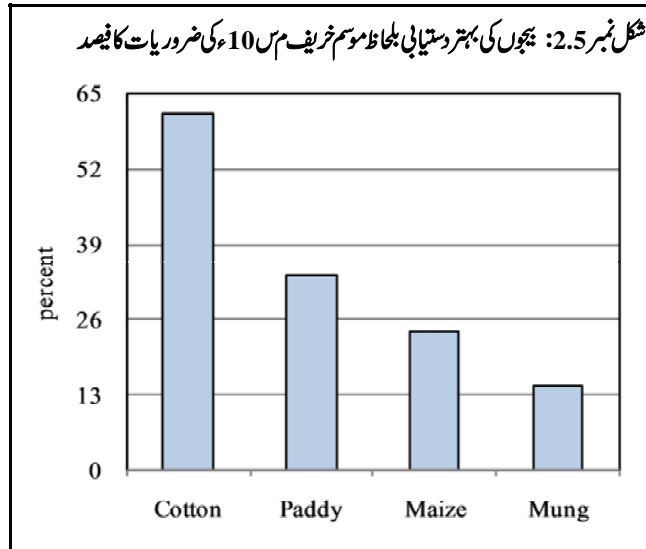
جدول 2.2: جڑی بوٹی فصلوں کے تخمین شدہ معاشی فوائد فی ایکڑ				
جڑی بوٹی	یافت (کلوگرام)	آمدنی (روپے)	پیداواری لاگت (روپے)	خالص آمدنی (روپے)
کلونچی	350-400	21,000	2,040	18,960
اسپنول	300-400	24,000	2,120	21,880
گل بانو نہ	150-200	30,000	3,800	26,200
تخنہ لاگو	300-400	24,000	2,120	21,880
دبکی اجوائن	350-450	14,000	1,960	12,040
ماخذ: MINFA				

بنیادوں پر کاشت کے لیے لاگت و آمدنی منصوبہ پیش کیا ہے۔ اس میں بلوچستان اور جنوبی پنجاب کے علاقے شامل ہیں۔ ان کی پیداوار میں اضافے سے نہ صرف ملکی ضروریات کو پورا کرنے بلکہ برآمدی آمدنی بڑھانے میں بھی مدد ملے گی۔ مزید برآں، اس سے روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے اور قدر اضافی کی مصنوعات کی تیاری ممکن ہوگی (دیکھئے جدول 2.2)۔

زرعی خام مال

بہتر بیج

بیج اگانے کو فصلیں کاشت کرنے کے عمل میں مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے اور بہتر بیج زیادہ سے زیادہ یافت کے حصول میں فیصلہ کن کردار ادا کرتے ہیں، جس سے پیداوار کو بڑھانے اور بیماریوں کی مزاحمت میں مدد ملتی ہے۔ تمام چھوٹی و بڑی فصلوں کے لیے بہتر بیجوں

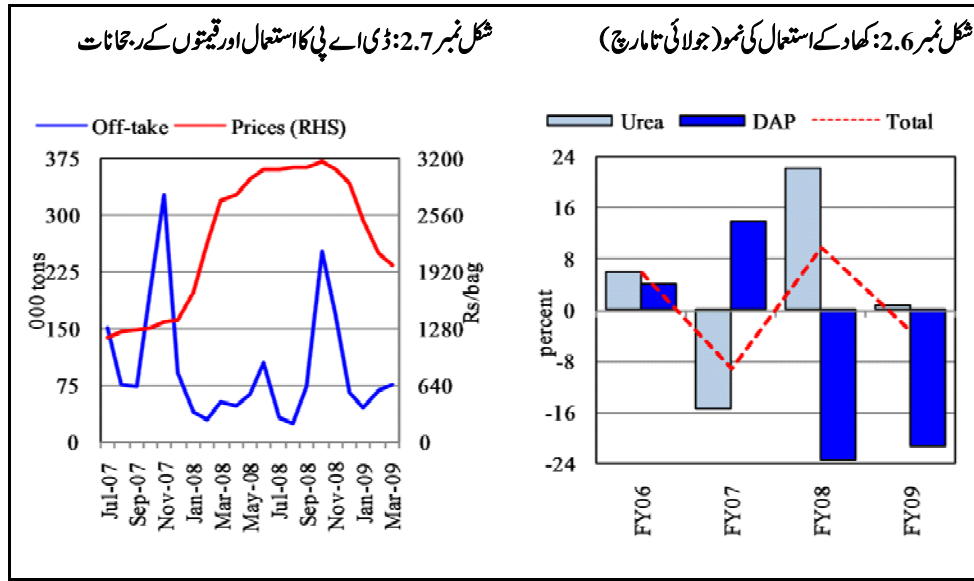


کی دستیابی ملکی ضروریات سے کم ہے (دیکھئے شکل 2.5)۔ خصوصاً، دالوں جیسی چھوٹی فصلوں کے لیے بہتر بیجوں کی دستیابی کی سطح بے حد پست ہے۔

مزید برآں، چینیاتی طور پر تیار کردہ بیجوں سے بلند یافت کے حصول کے ساتھ ساتھ پیداواری لاگت کو کم کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ کپاس کی چینیاتی طور پر تیار کردہ قسم (بی ٹی کپاس) کی وسیع رقبے پر کاشت سے مالی سال 2010ء میں اس کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ متوقع ہے۔

کھاد

زیر کاشت رقبے میں اضافے کے مقابلے میں جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران مصنوعی کھاد کے استعمال میں 3.4 فیصد کمی آئی ہے (دیکھئے شکل 2.6)³۔ اس کا اہم سبب سرکاری نرخوں پر یوریا کی عدم دستیابی اور ریج مالی سال 2009ء میں ڈی اے پی کے نرخوں کے متعلق غیر یقینی صورتحال ہے (دیکھئے شکل 2.7)۔



تاہم، جنوری تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران مصنوعی کھاد کے استعمال میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ مدت گندم کی نمو کے لیے بے حد اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ مصنوعی کھاد کے استعمال میں کمی چاول⁴ اور گنے کی ادائیگیوں میں تاخیر کی عکاس ہے۔

اگرچہ یوریا کا استعمال کم ہوا ہے تاہم جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران کھاد کے استعمال کی بے حد پست سطح کا بڑا سبب ڈی اے پی کے صرف میں ہونے والی خاطر خواہ کمی ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء میں ڈی اے پی کے استعمال میں ہونے والی 23.3 فیصد کمی کی اہم وجہ اس کے بلند نرخ تھے۔ تاہم، مالی سال 2009ء میں ڈی اے پی کے نرخوں میں کمی کے باعث کاشت کاروں نے قیمت میں مزید کمی کی توقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی خریداری کو ملتوی کر دیا، جس کے نتیجے میں مالی سال 2009ء کے ابتدائی نو مہینوں میں ڈی اے پی کے استعمال میں 21.2 فیصد کمی واقع ہو گئی (دیکھئے جدول 2.3)۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی سال 2008ء میں اجناس کے بلند نرخوں نے کاشت کاروں کو پیداوار بڑھانے کی ترغیب دی تھی۔ تخمینے⁵ کے

³ جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران مصنوعی کھاد کے استعمال میں 10.1 فیصد کمی آئی ہے۔ تاہم فوری کے بعد سے اس میں اضافے کا رجحان ہے۔

⁴ کاشت کاروں کو چاول کے جوڑ خٹے، وہ ان کی توقعات سے کم تھے۔

⁵ کھاد کی عالمی طلب، رسد و تجارت کے وسط مدتی امکانات: 2008-2013ء۔ عالمی کھاد ایسوسی ایشن۔

جدول 2.3: کھاد کا استعمال ملین ٹن			
میں 09ء	میں 08ء	میں 07ء	
یوریا			
1.33	1.37	1.14	جولائی تا ستمبر
1.46	1.51	1.50	اکتوبر تا دسمبر
1.54	1.40	0.87	جنوری تا مارچ
3.00	2.85	2.37	اکتوبر تا مارچ (رنج)
ڈی اے پی			
0.13	0.30	0.17	جولائی تا ستمبر
0.48	0.62	0.98	اکتوبر تا دسمبر
0.19	0.09	0.18	جنوری تا مارچ
0.67	0.69	1.16	اکتوبر تا مارچ (رنج)
کل (یوریا اور ڈی اے پی)			
5.13	5.31	4.84	جولائی تا مارچ
3.67	3.54	3.53	اکتوبر تا مارچ (رنج)

مطابق 2013 تک مصنوعی کھاد کی عالمی طلب سالانہ 3.1 فیصد کی شرح سے بڑھے گی (دیکھئے جدول 2.4)، جس میں پاکستان سمیت ایشیائی ممالک کی طلب کا بڑا حصہ شامل ہوگا۔ پیداوار کی پست سطح کے باعث پاکستان کو بھاری مقدار میں مصنوعی کھاد برآمد کرنا ہوگی۔ تاہم، درمیانی مدت میں ملک یوریا برآمد کرنے کے قابل ہو جائے گا کیونکہ یوریا کے دو پائٹس کی تنصیب کا کام جاری ہے۔

زرعی قرضوں کی تقسیم

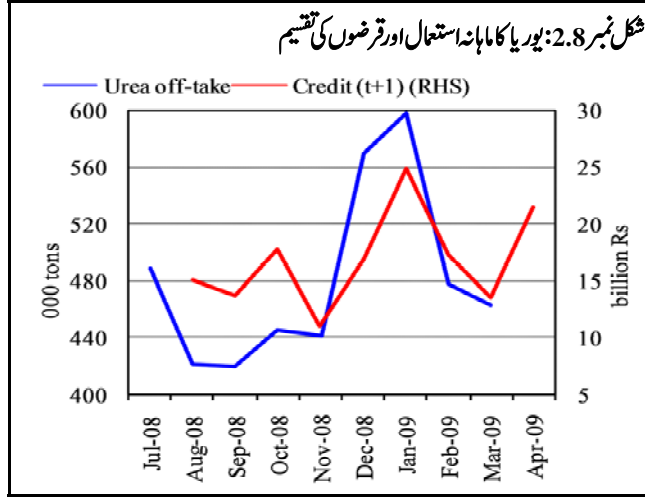
جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم میں 9.6 فیصد کی خاطر خواہ

جدول 2.4: مالی سال 2013ء میں مصنوعی کھاد کی وسط مدتی عالمی طلب و رسد کی پیش گوئی							
میں 13ء			میں 08ء				
بھایا	طلب	رسد	بھایا	طلب	رسد	اکائی	اشیا
9.5	146.7	156.2	3.0	131.4	134.4	Mt N	نائٹروجن
3.0	43.4	46.4	0.6	38.1	38.7	Mt P ₂ O ₅	فاسفورک ایسڈ
7.1	36.6	43.7	2.2	33.3	35.5	Mt K ₂ O	پوٹاش

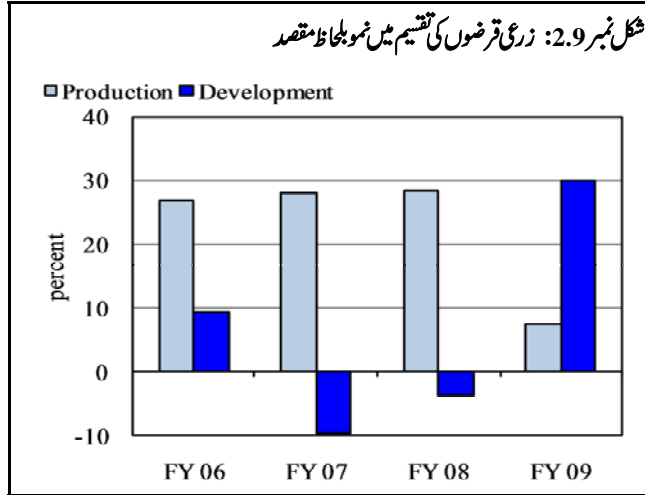
Source: IFA, June 2008, mid-term outlook FY 13

کی ہوئی ہے، جو کہ مالی سال 2008ء کے مقابلے میں 15 فیصدی درجے کم ہے (دیکھئے جدول 2.5)۔ اس کی اہم وجوہات میں زرعی خام مال میں

جدول 2.5: زرعی قرضوں کے رجحانات (جولائی تا مارچ)												
ارب روپے												
تقسیم			داخلی			خالص قرضہ			واجب الادا			
میں 07ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 09ء	بینک
65.0	95.1	102.9	59.7	90.7	104.4	5.3	4.4	-1.5	68.3	77.7	84.3	تمام کمرشل بینک
49.0	65.1	74.4	46.9	65.8	74.8	2.1	-0.7	-0.5	52.1	54.1	58.8	5 بڑے کمرشل بینک
16.1	30.0	28.6	12.8	24.8	29.6	3.3	5.1	-1.0	16.2	23.6	25.5	کلی نجی بینک
46.2	43.5	48.9	39.4	40.0	45.9	6.8	3.4	3.0	74.7	81.1	90.6	تخصیصی بینک
40.9	39.6	45.4	35.3	35.9	41.4	5.6	3.6	4.0	66.2	72.5	80.8	زرعی ترقیاتی بینک
5.3	3.9	3.5	4.1	4.1	4.6	1.1	-0.2	-1.0	8.4	8.6	9.8	پنجاب پرائفل کمرشل بینک
111.2	138.6	151.9	99.1	130.7	150.4	12.1	7.9	1.5	142.9	158.8	174.9	کل



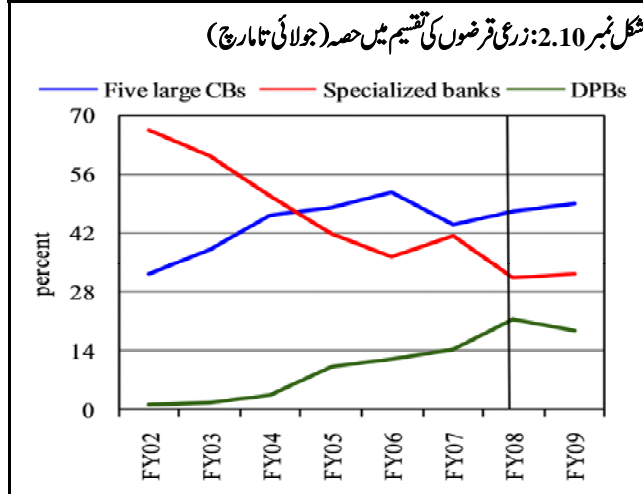
سرمایہ کاری کی پست سطح اور سیالیت کی مشکلات کے باعث بینکوں کا قرضے دینے میں ہچکچاہٹ سے کام لینا ہے۔ تاہم، اس کا بڑا سبب زرعی خام مال میں سرمایہ کاری کی پست سطح ہے۔ اس کی عکاسی یوریا کے ماہانہ استعمال اور قرضوں کی ماہانہ تقسیم سے ہوتی ہے (دیکھئے شکل 2.8)۔⁶ اس کے ساتھ ساتھ پیداواری قرضے کم ہوئے ہیں جبکہ اسی مدت کے دوران ترقیاتی قرضوں میں مضبوط نمود دیکھنے میں آئی ہے (دیکھئے شکل 2.9)۔



ترقیاتی قرضوں میں اضافہ مثبت پیش رفت ہے کیونکہ مستقبل میں ان قرضوں سے بہتر نتائج برآمد ہونے کا امکان ہے۔ یہ قرضے نہ صرف ٹریکٹری روایتی مالکاری کی مد میں دیے گئے بلکہ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران پھلوں کی کاشت، ذخیرہ کاری کی سہولتوں، بیجوں کی پروسیسنگ جیسے نئے شعبے اور گلہ بانی و مرغیانی کے انفراسٹرکچر کی ترقی کے لیے بھی ادارہ جاتی قرضے فراہم کیے گئے ہیں۔

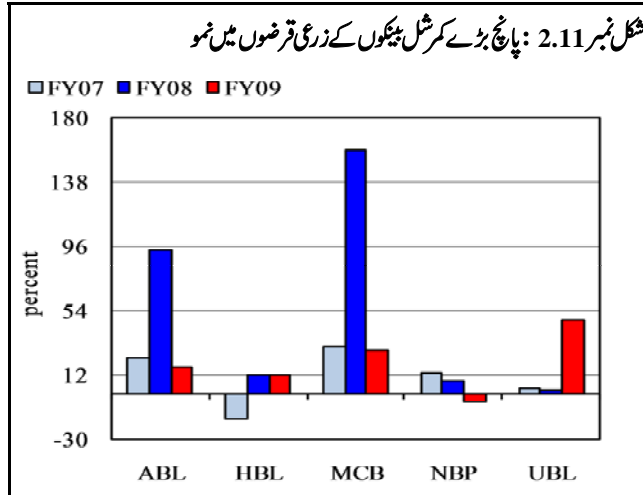
اداروں کے لحاظ سے قرضوں کی تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران کمرشل بینکوں (سی بیز) کے قرضوں میں 35.2 فیصد اضافہ ہوا ہے جو کہ جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء میں منفی 17.7 فیصد کی سطح پر تھا۔⁷ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران تخصیصی بینکوں میں زرعی ترقیاتی بینک کی جانب سے ترقیاتی مقاصد کے لیے دیئے گئے قرضوں میں 33.1 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ مالی سال 2002ء سے زرعی قرضہ منڈی میں ملکی نجی بینکوں (ڈی پی بیز) کے حصے میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ تاہم، جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران گزشتہ سات سالوں میں پہلی بار ان کے حصے میں کمی آئی ہے، جس کی ممکنہ وجوہات میں سیالیت کی شدید قلت اور غیر پیداواری قرضوں کی بلند سطح ہے جس نے ڈی پی بیز کو زرعی قرضوں کے اجرا میں تیزی لانے کے حوالے سے محتاط رویہ اختیار کرنے پر مجبور کر دیا۔ نتیجتاً، جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران ڈی پی

⁶ اسی طرح، اپریل مالی سال 2009ء میں قرضوں کی تقسیم میں خاصے اضافے سے اپریل میں یوریا کا استعمال بڑھنے کی عکاسی ہوتی ہے۔
⁷ خصوصاً ایم سی بی اور فیصل بینک نے جارحانہ انداز میں قرضے جاری کیے۔



بیز کے زرعی قرضوں میں 4.7 فیصد کی واقع ہوئی ہے جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں اس میں 8.3 فیصد کا صحت مند اضافہ ہوا تھا (دیکھئے شکل 2.10)۔

اسی طرح جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء میں پانچ بڑے کمرشل بینکوں⁸ کے قرضوں کی نمو کم ہو کر 14.2 فیصد رہ گئی جو کہ مالی سال 2008ء کی اسی مدت میں 32.9 فیصد تک تھی۔ یو بی ایل کے سوا دیگر تمام بینکوں کے زرعی قرضوں کی تقسیم سست روی کا شکار رہی جبکہ یو بی ایل کے قرضوں میں 47.3 فیصد کا اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 2.11)۔



قرضوں کی سست روی میں بڑا حصہ بینشل بینک کا ہے۔ سیالیت کی بہتر صورتحال اور شاخوں کا وسیع تر نیٹ ورک ہونے کے باوجود اس کے زرعی قرضوں کی تقسیم میں 5.4 فیصد کمی آئی ہے۔ اس کی سست روی کی ایک اہم وجہ نئی پالیسیاں متعارف کرانے کے باعث قرضوں کی تقسیم میں تاخیر ہو سکتی ہے۔

زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ کے قرضوں میں تیزی سے اضافہ ایک حوصلہ افزا پیش رفت ہے، جس نے پی پی سی بی ایل کے قرضوں کی پست سطح کے اثرات کو زائل کر دیا اور زرعی قرضہ منڈی میں تخصیصی بینکوں کے حصے کو بہتر بنانے میں مدد ملی ہے۔

قرضوں کی شعبہ وار تقسیم

جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران فارم کے شعبے کو قرضوں کی تقسیم 4.5 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 106.3 ارب روپے ہو گئی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاشت کاروں نے زیادہ قرضے حاصل کیے جبکہ بڑے کاشت کاروں کے قرضوں میں کمی آئی ہے (دیکھئے جدول 2.6)۔ اس رجحان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 2009ء کے دوران بڑے کاشت کار زرعی خام مال کی قیمتوں میں

⁸ اے بی ایل، ایچ بی ایل، ایم سی بی، این بی پی اور یو بی ایل

جدول 2.6: زمروں کے لحاظ سے زرعی قرضے کی تقسیم (جولائی تا مارچ)			
بلیں روپے	م 08ء	م 09ء	م 09ء میں نمو
زمرہ	101.7	106.3	4.5
قاری			
معاشی زمرہ بندی			
گزارہ	60.6	67.1	10.7
معاش	23.2	25	7.8
بالائے معاش	17.8	14.2	-20.2
کارپوریٹ	0.2	2	900
غیر قاری	36.9	45.6	23.6
چھوٹے	6.5	8.8	35.4
بڑے	30.4	36.7	20.7
نوٹ: براؤنڈ آف کرنے کی وجہ سے شرح مجموعی شرح سے مطابقت نہیں رکھ سکتی			

جدول 2.7: غیر قاری قرضوں کی تقسیم (جولائی تا مارچ)			
م 08ء	م 09ء	م 09ء میں نمو	مقصد
قرض گیروں کی تعداد			
47,508	54,553	14.8	گلہ بانی، ڈیری اور گوشت
1,156	1,436	24.2	مرغبانی
قرضوں کی تقسیم (ارب روپے)			
11.1	15.9	43.2	گلہ بانی، ڈیری اور گوشت
23.4	28.3	20.9	مرغبانی

ہونے والی کمی سے آگاہ تھے اور انہوں نے اس کی خریداری کو ملتوی کر دیا۔ اگرچہ کارپوریٹ کاشت کاروں کو دیے جانے والے قرضوں میں خاصی نمو ہوئی ہے تاہم، چند کارپوریٹ صارفین کو محدود رقم کے قرضے دیے گئے۔ مثبت نتائج کا حامل ہونے کی وجہ سے ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک میں کارپوریٹ کاشت کاری کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

اسی طرح غیر فارم شعبے میں چھوٹے قرض داروں کو دیئے گئے قرضوں میں مضبوط نمو ہوئی ہے (دیکھئے جدول 2.7)۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران قرضوں کی نمو کی اس بلند سطح میں گلہ بانی، ڈیری اور گوشت کے ذیلی شعبوں کا اہم حصہ رہا ہے۔ گلہ بانی کے شعبے میں سرمایہ کاری مثبت پیش رفت ہے کیونکہ اس سے نہ صرف ڈیری مصنوعات کی رسد کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی بلکہ بے زمین کسانوں میں غربت کو کم کرنا ممکن ہو سکے گا۔

جدول 2.8: صوبہ جاتی زرعی قرضوں کی تقسیم (جولائی تا مارچ)				
ارب روپے	م 07ء	م 08ء	م 09ء	م 09ء میں نمو
صوبہ				
پنجاب	92.8	116.7	127.0	8.8
سندھ	11.7	15.0	18.2	21.3
سرحد	6.1	6.1	5.8	-4.9
بلوچستان	0.3	0.3	0.3	0.0
آزاد کشمیر	0.2	0.3	0.4	33.3
شمالی علاقہ جات	0.1	0.2	0.2	0.0
پورا پاکستان	111.2	138.6	151.9	9.6
نوٹ: علیحدہ علیحدہ براؤنڈ آف کرنے کی وجہ سے شرح نمو میں مماثلت ہونا ضروری نہیں				

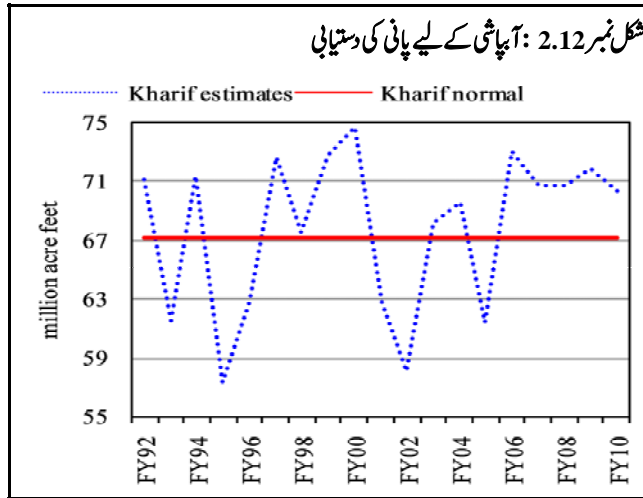
قرضوں کی صوبہ وار تقسیم تمام صوبوں میں قرضوں کی تقسیم میں سست روی دیکھنے میں آئی ہے (دیکھئے جدول 2.8)۔ تاہم، پنجاب اور سرحد میں اس کے زیادہ اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ نتیجتاً، گزشتہ سال کے مقابلے میں جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم میں ان کا حصہ کم ہوا ہے۔ یہاں یہ ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ چھوٹے صوبوں

میں زرعی قرضہ منڈی کو توسیع دینے کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ صوبائی حکومتوں کو چاہیے کہ وہ پاس بکس کی عدم دستیابی کے مسئلے کو حل کریں۔ پاس بک ضمانت کی ایک بنیادی دستاویز ہوتی ہے۔ ادارہ جاتی قرضے نہ ملنے کی وجہ سے کاشت کار اس کے حصول کے لیے غیر رسمی شعبے سے رجوع کرتے ہیں۔ غیر رسمی قرضہ نہ صرف مہنگا ہوتا ہے بلکہ اس کی شرائط بھی انتہائی سخت ہوتی ہیں (پیداوار کو مخصوص قیمت پر قرض دہندہ کو فروخت کرنا)۔ اس لیے، ادارہ جاتی قرضوں تک رسائی سے کاشت کاروں کے منافع اور پیداوار کو بڑھانے میں مدد مل سکتی ہے۔

زرعی قرضوں کی بازیابی

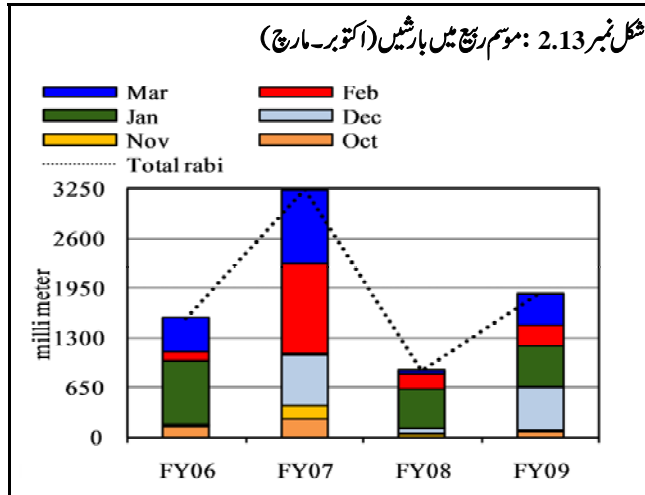
جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے مقابلے میں زرعی قرضوں کی بازیابی کے تناسب میں خاصا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ اس کی اہم وجہ بینکوں کی جانب سے قرضوں کی بازیابی پر زیادہ توجہ مرکوز کرنا ہے۔ قرضوں کی بازیابی میں تیزی لانے کے لیے بینکوں نے مہم شروع کی اور اس مقصد کے لیے اضافی ملازمین کو بھرتی کیا گیا۔ خصوصاً، زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ نے تمام نئے قرضے بازیاب کی جانے والے رقوم سے دیئے ہیں کیونکہ اس کے پاس نیا کریڈٹ جاری کرنے کے لیے رقوم موجود نہیں ہیں۔ مزید برآں، مالی سال 2009ء کے دوران فصلوں کی عمدہ نمو کے باعث کاشت کاروں کے پاس رقوم کی آمد میں بہتری سے بھی بازیابی کے تناسب کو بہتر بنانے میں مدد ملی ہے۔

آپاشی کے پانی کی دستیابی



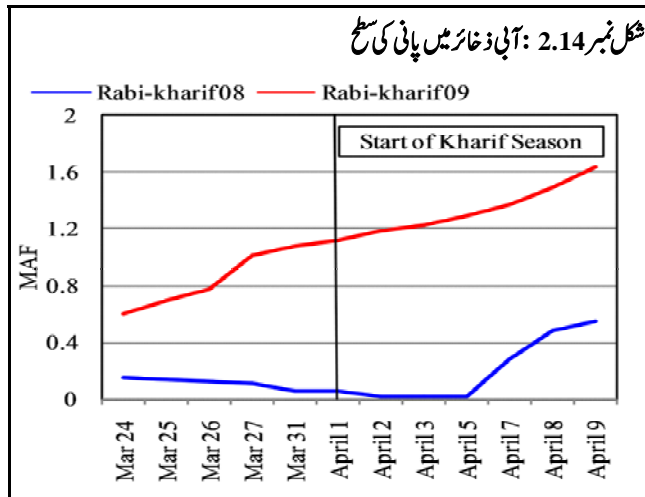
ابتدائی طور پر ریج مالی سال 2009ء کے لیے نہری پانی کی 39 فیصد کمی کا اندازہ لگایا گیا تھا۔ جبکہ ریج مالی سال 2009ء میں حقیقی کمی 33.8 فیصد تک رہی، جو کہ گزشتہ مالی سال کی سطح سے 13.7 فیصد کم ہے۔ پانی کی قلت کے باعث گندم کی بوائی کے وقت اس کا زیر کاشت رقبہ کم تھا، تاہم مغربی نظاموں سے ہونے والی بروقت بارشوں سے کسانوں کی حوصلہ افزائی ہوئی اور انہوں نے زیادہ رقبے پر گندم کاشت کی۔ اس طرح مجموعی طور پر گندم کے زیر کاشت رقبے میں 6 فیصد کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا (دیکھئے شکل 2.12)۔

گزشتہ سال کے مقابلے میں سرما کی بارشوں میں توسیع (دیکھئے شکل 2.13) اور شمالی علاقہ جات میں بھاری برف باری کے باعث توقع ہے کہ کپاس اور چاول کی بوائی کے آئندہ موسم کے لیے پانی کی فراہمی کی سطح بہتر رہے گی۔ خصوصاً ریج (اکتوبر تا مارچ) مالی سال 2009ء میں گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 116 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ اس کے نتیجے میں خریف کے موجودہ موسم (دیکھئے شکل 2.14) کے لیے 1.12 ملین ایکڑ فٹ پانی



دستیاب ہوگا جبکہ اس کے مقابلے میں مالی سال 2008ء کی اسی مدت میں ایک ملین ایکڑ فٹ سے کم پانی کا ذخیرہ موجود تھا۔

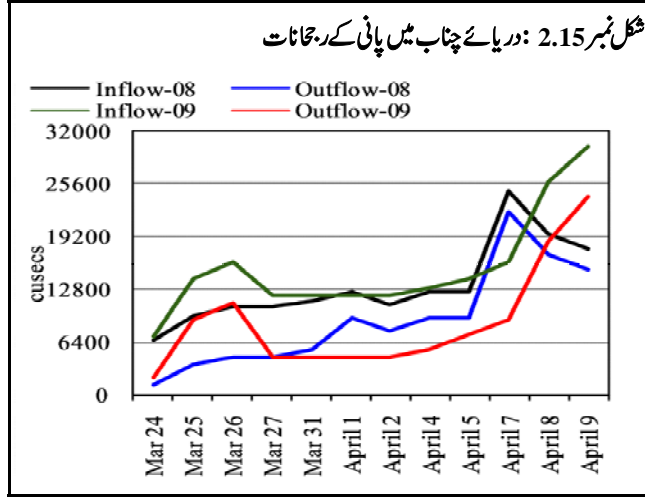
چناب میں بھی پانی کی آمد میں بہتری آئی ہے (دیکھئے شکل 2.15)، جس سے منگلا کے آبی ذخیرے پر دریائے چناب اور راوی کو پانی کی فراہمی کا دباؤ کم ہو گیا ہے۔ ارسا کی پیش گوئی کے مطابق خریف کے موجودہ موسم کے لیے اوسطاً 70 ملین ایکڑ فٹ پانی دستیاب ہوگا جو کہ گزشتہ سال کے 70 تا 71 ملین ایکڑ فٹ کے تخمینے کے قریب ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کپاس اور چاول کی فصلوں کے لیے قلیل مدت میں پانی کی فراہمی کی صورتحال بہتر رہے گی۔ تاہم، اس کا انحصار بڑی حد تک مئی اور جون کے موسمی حالات خصوصاً گلشیر کی پٹی کے علاقوں کے موسم پر ہوگا۔ اگر درجہ حرارت سازگار رہا تو برف پگھلنے سے پانی کی آمد کا تسلسل برقرار رہے گا۔ تاہم مذکورہ دو مہینوں کے دوران مون سون کی قبل از وقت بارشوں اور بادلوں کے آنے سے برف پگھلنے کا عمل



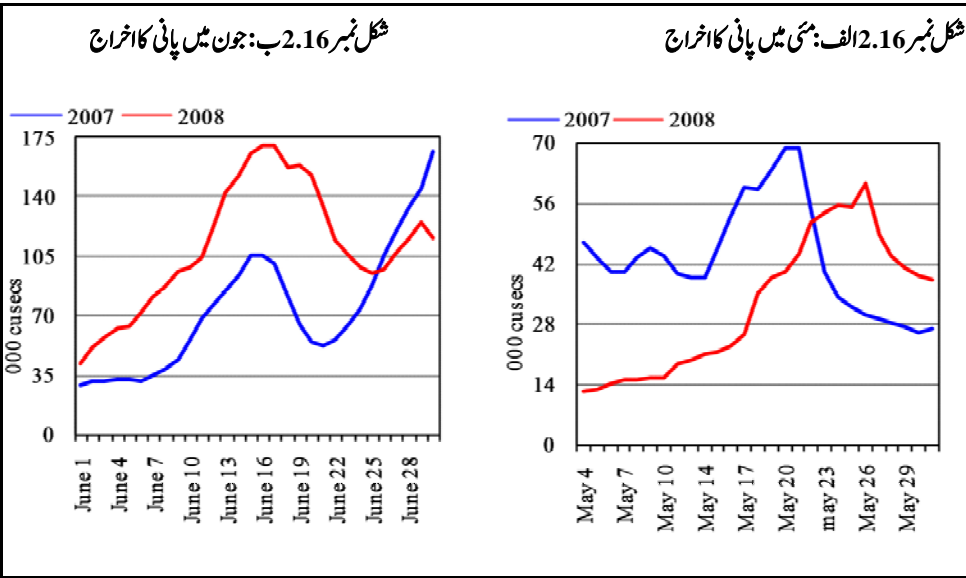
سست رفتاری کا شکار ہو سکتا ہے (دیکھئے شکل 2.16 الف)۔ متعلقہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جون 07ء (خریف مالی سال 08ء) میں مون سون میں بادلوں کے آنے سے درجہ حرارت گر جاتا ہے جس سے گلشیر کے پانی کی مقدار میں کمی آ جاتی ہے (دیکھئے شکل 2.16 ب)۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی سال 2010 کے دوران منگلا ڈیم میں پانی کی گنجائش میں اضافے سے زرعی شعبے کو فائدہ پہنچے گا۔ مون سون کے موسم میں کم بارشوں کی پیش گوئیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے منگلا ڈیم میں پانی کا ذخیرہ کرنے کی گنجائش میں اضافہ بے حد اہمیت کا حامل ہے۔⁹ زرعی

⁹ ماحولیات کی ماڈلنگ کے ایک حالیہ جائزے کے مطابق بنگلہ دیش، بھارت، نیپال اور پاکستان کی زراعت کے لیے مون سون کی بارشیں بے حد اہمیت کی حامل ہیں۔ بڑھتے ہوئے عالمی درجہ حرارت اور ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے مستقبل میں مون سون کی بارشوں کی پست سطح، ان کی آمد میں تاخیر، مون سون کے تحریکات میں تبدیلی، موسم گرما میں پانی کے ذخائر میں کمی اور بارشوں کے وقفوں میں طوالت کا باعث بن سکتی ہیں۔ پریڈیو یونیورسٹی ریسرچ گروپ، انڈیانا امریکا۔ (http://www.sciencedaily.com/releases/2009/02/090227112307.htm)۔



شعبے کو معتدل اور شدید مومن سون سے فائدہ پہنچتا ہے، اس سے نہ صرف نہروں کے لیے اضافی پانی دستیاب ہو جاتا ہے بلکہ مستقبل میں استعمال کی خاطر بھی پانی جمع کیا جاسکتا ہے۔ مزید برآں، اس سے چارہ اگانے (گلہ بانی کے لیے) کے لیے خاصی نمی مہیا ہوتی ہے اور زیر زمین پانی کے ذخائر میں بھی بہتری آتی ہے۔ آبپاشی کے پانی کی طلب میں مسلسل اضافے، بھارت کی جانب سے نئے ڈیموں کی تعمیر اور ماحولیاتی



تبدیلیوں کے باعث ملک کو مستقبل میں پانی کی شدید قلت کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس لیے ملک میں ہنگامی بنیادوں پر نئے آبی ذخائر کی تعمیر ناگزیر ہو چکی ہے۔ مزید برآں، پانی کے بہتر انداز میں استعمال کے لیے وسائل کے موثر انتظام (زمین کی ہمواری، ڈرپ ایریگیشن، نہر اور کھیت کے درمیان پانی کے ضیاع کو روکنا وغیرہ) کی اشد ضرورت ہے۔

خریفہ (اپریل-ستمبر) مالی سال 2010ء کے امکانات

مالی سال 2010ء میں خریفہ کی فصلوں سے اچھے نتائج برآمد ہونے کی توقع ہے۔ گنے کی موجودہ بلند قیمتوں کے باعث کاشت کاروں کی حوصلہ افزائی

ہوگی کہ وہ اس فصل کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ کریں، جس سے اس کی ریکارڈ پیداوار حاصل ہو سکتی ہے۔ وزارت زراعت و خوراک کی جانب

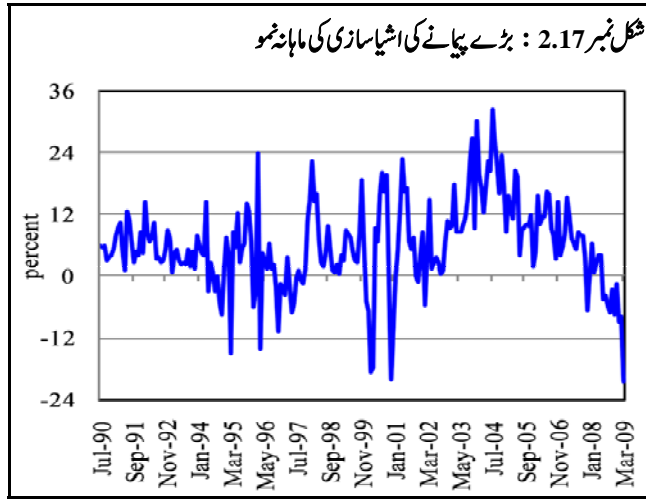
جدول 2.9: اہم فصلوں کی پیداوار اور رقبہ			
زیر کاشت رقبہ (000 ہیکٹر)			
میں 10ء	میں 09ء	میں 08ء	
3,200	2,850	3,055	کپاس
1,105	1,029	1,241	گنا
2,678	2,962	2,516	چاول
1,062	1,078	1,037	مکئی
پیداوار (000 ٹن، کپاس 000 گانٹھوں میں، فی گانٹھ 170.09 کلوگرام)			
13,360	12,060	11,655	کپاس
56,527	50,045	63,920	گنا
5,949	6,954	5,561	چاول
3,414	3,579	3,109	مکئی
ع: عبوری ت: تخمینہ و: ہدف ماخذ: MINFA			

سے مالی سال 2010ء کے لیے مقرر کردہ اہداف سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی پیداوار کی سطح بلند رہے گی۔ اسی طرح کپاس کی فصل کو بھی ان عوامل سے فائدہ پہنچے گا (1) بہتر نرخی (2) سازگار موسم اور (3) بی ٹی کپاس کی کاشت میں اضافہ، جس سے یافت کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔ تاہم، وزارت زراعت و خوراک نے یافت میں کمی کی پیشن گوئی کی ہے (دیکھئے جدول 2.9)۔

مالی سال 2010ء میں بلند نرخوں کے باعث کاشت کاروں کے جوش و خروش کی

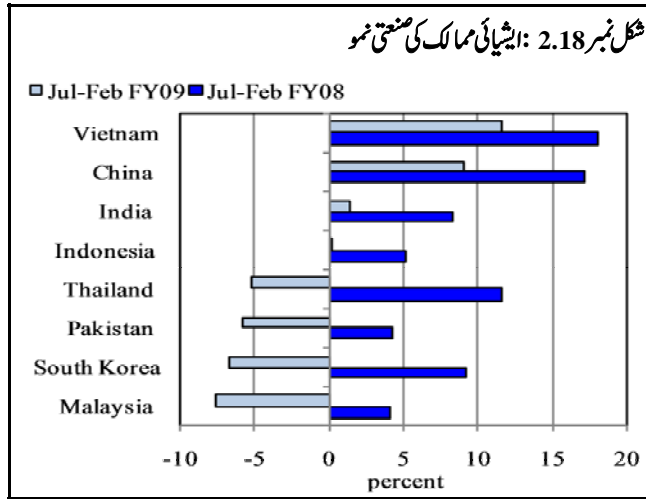
سطح بلند رہے گی اس لیے مکئی کی پیداوار وزارت خوراک و زراعت کے تخمینے سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ تاہم، چاول کی پیداوار کو آئندہ مالی سال میں مالی سال 2009ء کی سطح پر برقرار رکھنا مشکل ہوگا۔ اس کا سبب کٹائی کے وقت چاول کی قیمتوں میں ہونے والی غیر متوقع کمی کے باعث کاشت کاروں میں پھیلنے والی مایوسی ہے۔ اس کے نتیجے میں کاشت کار چاول کے بجائے گنے کی فصل کاشت کر سکتے ہیں۔

2.2 بڑے پیمانے کی اشیا سازی



بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو مارچ 2009ء میں مسلسل دسویں مہینے منفی رہی۔ یہ اس کی پیداوار میں تسلسل کے ساتھ کمی کی طویل ترین مدت ہے۔¹⁰ صرف مارچ 2009ء میں اس شعبے میں 20.7 فیصد کمی آئی ہے (دیکھئے شکل 2.17) جو کہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں کسی بھی مہینے میں ہونے والی سب سے زیادہ کمی ہے۔ اس کے نتیجے میں اشیا سازی کی نمو میں 7.7 فیصد کمی آئی ہے جبکہ مالی سال 2008ء کی اسی مدت میں اس میں 5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس شعبے کی

مسلسل مایوس کن کارکردگی کے پس پردہ متعدد اندرونی و بیرونی عوامل کارفرما رہے ہیں۔ عالمی کساد بازاری کے باعث علاقائی معیشتوں کی صنعتی نمو میں سست روی ملکی صنعتوں پر اثر انداز ہوئی ہے تاہم، مالی سال 2009ء کے دوران پاکستان میں اشیا سازی کا شعبہ اندرونی عوامل سے زیادہ متاثر ہوا ہے۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی پر منفی اثرات مرتب کرنے والے اہم اندرونی عوامل میں ملکی طلب میں کمی، بجلی کی شدید قلت، ساختی



مسائل (دیکھئے باکس 2.3 اور 2.4) اور امن و امان کی خراب صورتحال شامل ہیں۔ جبکہ ملک میں اشیا سازی کی سرگرمیوں کی سست روی کا باعث بننے والے بیرونی عوامل میں بیرونی طلب کی پست سطح اور عالمی کساد بازاری کے باعث ابھرتی ہوئی معیشتوں کو فنڈز کی منتقلی میں تیزی سے کمی شامل ہیں۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں ہونے والی تمام منفی عواملی صنعتوں میں ہوئی ہے جو ملکی صارفین کی ضروریات پوری کرتی ہیں (دیکھئے شکل 2.18)۔ اگر

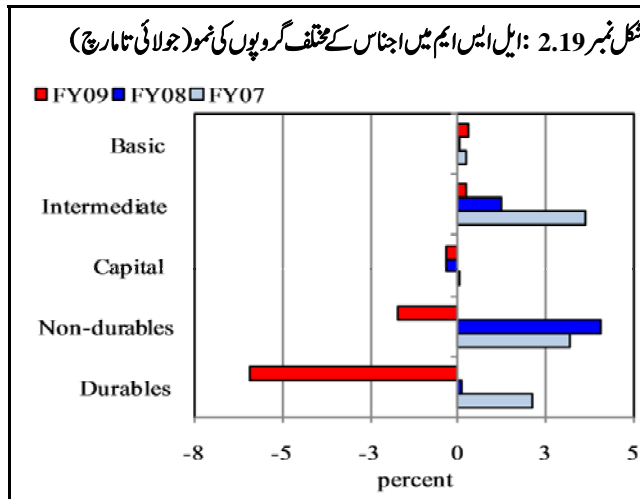
¹⁰ جولائی 1978ء سے دستیاب اعداد و شمار پر مبنی، اس وقت سے لے کر اب تک صرف اکتوبر فروری مالی سال 1997ء میں مسلسل پانچ مہینوں تک بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار میں کمی کا رجحان دیکھا گیا تھا۔

جولائی تا مارچ کی مدت سے پائیدار صارفی اشیا اور چینی کو منہا کر دیا جائے تو رواں مالی سال میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو گزشتہ

جدول 2.10: منتخب اشیا کے علاوہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں نمو فیصد		
ممو	بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں وزن	
-7.7		
-1.80	6.1	پائیدار صارفی اشیا کے علاوہ
0.16	11.6	پائیدار صارفی اشیا اور شکر کے علاوہ
0.70	17.3	پائیدار اشیا، شکر اور گھی کے علاوہ

سال کے مقابلے میں حوصلہ افزا نہیں ہے (دیکھئے جدول 2.10)۔ خصوصاً، صارفی مالکاری کی بلند لاگت کے باعث آٹو موٹائل کی صنعت کی پیداوار میں تیزی سے کمی آئی ہے؛ جس سے کاروں کی قیمتوں کی بلند سطح، بینکوں میں سیالیت کی مشکلات اور صارفی

مالکاری میں بڑھتے ہوئے غیر ادا شدہ قرضوں کے باعث بینکوں کی جانب سے قرضوں کے اجرا میں خطرات مول لینے سے گریز کی عکاسی ہوتی ہے۔ گھریلو الیکٹرانکس اشیا کی طلب میں کمی کا ایک اہم سبب صارفی مالکاری کی بلند لاگت جبکہ بجلی تقسیم کرنے والی کمپنیوں کی جانب سے ٹرانسفارمرز اور میٹروں کی طلب کی پست سطح کی وجہ اس صنعت کی خراب کارکردگی ہے۔



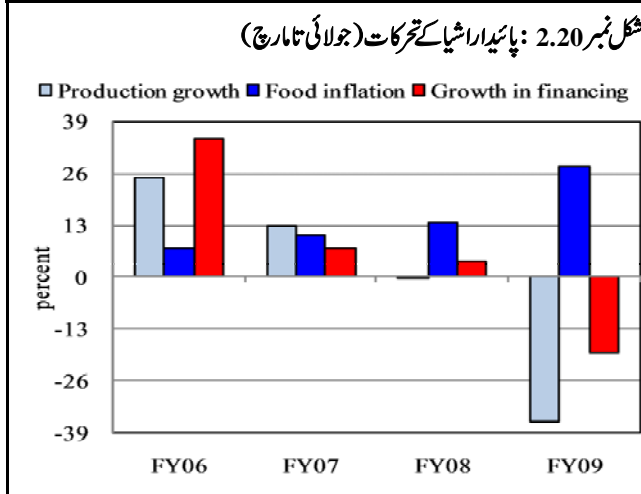
گرانی کی بلند سطح مجموعی طلب اور پیداوار کو متاثر کرتی ہے (دیکھئے شکل 2.19)۔ اس حقیقت کا ادراک کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے گرانی میں کمی کے لیے سال 2008ء کے دوران اپنے پالیسی ڈسکاؤنٹ ریٹ میں چار مرتبہ اضافہ کیا تھا۔ توسیعی مالیاتی پالیسی اور خسارے کی تسلیک کے باعث پیدا ہونے والے گرانی کے دباؤ کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے سخت زری پالیسی ضروری تھی۔ بد قسمتی سے زری پالیسی میں سختی کی مدت کے دوران عالمی کساد بازاری نے نہم لیا، جس کی وجہ سے

اس پالیسی نے ملکی صنعتوں پر مثبت اثرات مرتب نہیں کیے۔ مذکورہ حالات اور مالی سال 2009ء کی چوتھی سہ ماہی سے گرانی میں متوقع کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے اپریل 2009ء میں اپنے پالیسی ریٹ میں 100 بیسس پوائنٹس کمی کر دی تھی۔ تاہم، اگر زری پالیسی میں خاصی نرمی کر دی جائے، تب بھی یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ پائیدار صارفی اشیا کی صنعتوں میں نمو کا انحصار بینکوں کی جانب سے صارفی مالکاری کے لیے جارحانہ انداز میں قرضوں کی فراہمی پر ہوگا کیونکہ وہ غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے کے باعث قرضوں کے اجرا میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

پائیدار صارفی اشیا کی صنعت

جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران پائیدار صارفی اشیا کی صنعتی پیداوار میں نمایاں کمی آئی ہے۔ ملکی صارفین کی صنعت مقامی منڈی کے

شکل نمبر 2.20: پائیدار ایشیا کے تحریکات (جولائی تا مارچ)

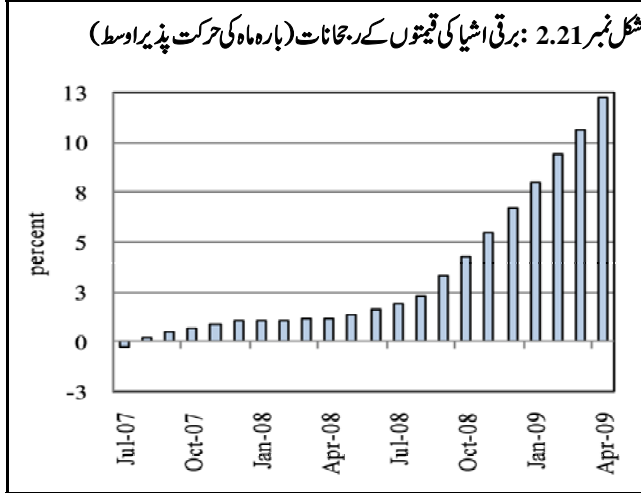


لیے ایشیا تیار کرتی ہے اور یہ علاقائی مسابقت کاروں کے مقابلے میں کم مسابقت کی حامل ہے۔ کم گہرائی کی حامل منڈی میں طلب چکدار ہوتی ہے، اس لیے آمدنی کی نمو، ادارہ جاتی ماکاری کی دستیابی، گہرائی اور تجارتی پابندیاں ان پر منفی اثرات مرتب کر سکتی ہیں (دیکھئے شکل نمبر 2.20)۔ اس کے ساتھ ساتھ پائیدار صارفی اشیاء کے ملکی نرخوں میں خاطر خواہ اضافے نے بھی صورتحال کو سنگین بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مالی سال 2008ء کے دوران خام مال کی لاگت

میں اضافے، سال 2008ء میں روپے کی قدر کے گرنے اور اجرتوں کی بلند سطح کے باعث قیمتوں میں ہونے والا اضافہ جزوی طور پر درست تھا۔ امکان ہے کہ اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی سے مذکورہ اشیاء کے نرخ بھی گریں گے، جس سے مستقبل میں طلب بڑھ سکتی ہے۔

الیکٹرانکس

الیکٹرانکس کے شعبے کو نہ صرف طلب میں کمی اور مصنوعات کے نرخوں میں اضافے کا سامنا ہے (دیکھئے شکل نمبر 2.21) بلکہ بجلی کی قلت بھی اس شعبے کی کارکردگی کو متاثر کر رہی ہے۔ لوگ بجلی



حاصل کرنے کے لیے اس کے متبادل آلات (یو پی ایس اور جنریٹرز) استعمال کر رہے ہیں۔ یہ آلات گھریلو استعمال میں آنے والی الیکٹرانک اشیاء کو سپورٹ فراہم نہیں کر سکتے۔ مزید برآں، واقعاتی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس صنعت کو قانونی وغیرہ قانونی دونوں ذرائع سے آنے والی سستی اور بہتر معیار کی مصنوعات سے سخت مسابقت کا سامنا رہا ہے۔

گاڑیوں کی صنعت

گاڑیوں کی صنعت کو طلب میں خاصی کمی کا سامنا ہے (ٹریکٹرز کے علاوہ، جس کی ملکی پیداوار کی سطح پست ہے)۔ خصوصاً، جیپوں اور کاروں کی

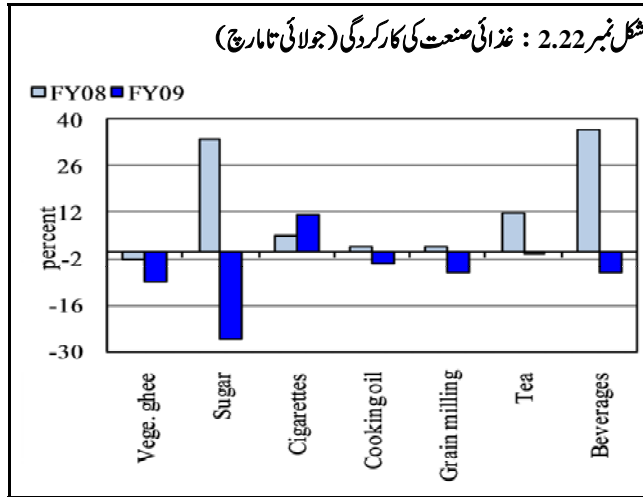
پیداوار سب سے زیادہ متاثر ہوئی ہے جس کی وجوہات یہ ہیں (1) نرخوں میں مسلسل اضافہ (2) مالکاری کی لاگت کا بڑھنا اور (3) سیالیت کی مشکلات اور بڑھتے ہوئے غیر ادا شدہ قرضوں کے مسائل کی وجہ سے بینکوں کا قرضے جاری کرنے میں محتاط رویہ اختیار کرنا ہے۔ بینکوں کے اس رویے کے نتیجے میں ادارہ جاتی مالکاری کی دستیابی میں کمی آگئی ہے۔ دوسری جانب، موٹر سائیکل کی صنعت کو (مالی سال 2009ء کے ابتدائی مہینوں میں) پیٹرول کی قیمتوں میں اضافے کا سامنا رہا اور اہم فصلوں کے توقع سے کم نرخ ملنے کے باعث دیہی علاقوں میں ان کی طلب میں کمی واقع ہوگئی۔ توقع ہے کہ گندم کی ریکارڈ فصل اور اس کے عمدہ نرخ ملنے سے موٹر سائیکلوں کی طلب میں دوبارہ اضافہ ہو جائے گا۔ جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران معیشت کے سکڑنے اور حکومتی خریداری کی پست سطح کے نتیجے میں بسوں اور ٹرکوں (ایل سی ویز) کی طلب میں کمی واقع ہوگئی ہے۔

ناپائیدار صارفی اشیا کی صنعت

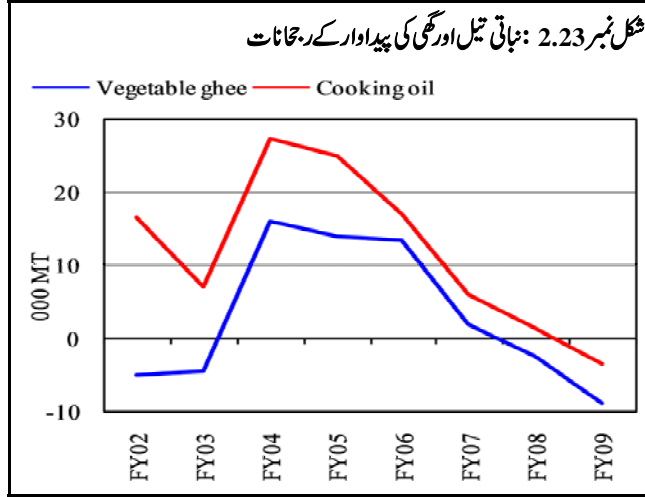
ناپائیدار صارفی اشیا کی صنعت بھی مشکل مرحلے سے گزر رہی ہے کیونکہ جولائی تا مارچ م 09ء کے دوران غذا کے ذیلی شعبے کی پیداوار (گروپ میں سب سے زیادہ وزن کے حامل) میں 10.5 فیصد کمی آئی ہے۔ اس کے مقابلے میں گزشتہ سال اس میں 11.5 فیصد کمی صحت مند نمونہ ہوئی تھی۔

غذائی صنعت

مالی سال 2009ء کے دوران غذا کی صنعتی پیداوار میں کمی کا سبب ملکی منڈی کو درپیش ساختی مسائل، اہم خام مال کی قیمتوں میں پائی جانے والی غیر یقینی کیفیت اور خراب فصلوں کے باعث خام مال کی قلت ہے۔ منڈی کے ساختی مسائل اور نرخوں کے متعلق غیر یقینی کیفیت نے گھی و خوردنی تیل کی صنعت کو متاثر کیا ہے جبکہ خراب فصلیں چینی کی صنعت کی نمونہ میں ہونے والی کمی کی ذمہ دار ہیں (دیکھئے شکل 2.22)۔



جولائی تا مارچ م 09ء کے دوران غذا میں سب سے زیادہ وزن کے حامل خوردنی تیل کی پیداوار میں 8.2 فیصد اور گھی میں 3.5 فیصد کمی آئی ہے (دیکھئے شکل 2.23)۔ گھی و خوردنی تیل کی پیداوار میں کمی باعث حیرت ہے کیونکہ اس کے خام مال پر آنے والی لاگت میں خاصی کمی ہوئی ہے۔ اس تضاد کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ غیر رسمی شعبے میں خوردنی تیل و گھی تیار کرنے والوں نے اپنی مصنوعات کے نرخوں میں خاصی کمی کر دی ہے، تاہم رسمی شعبے میں قیمتوں کی تبدیلی کی سطح پست ہے۔ ایسی صورتحال میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں شامل رسمی اشیا سازوں کے لیے منافع پر سمجھوتہ کے بغیر ملکی منڈی میں مقابلہ کرنا مشکل ہو گیا ہے۔



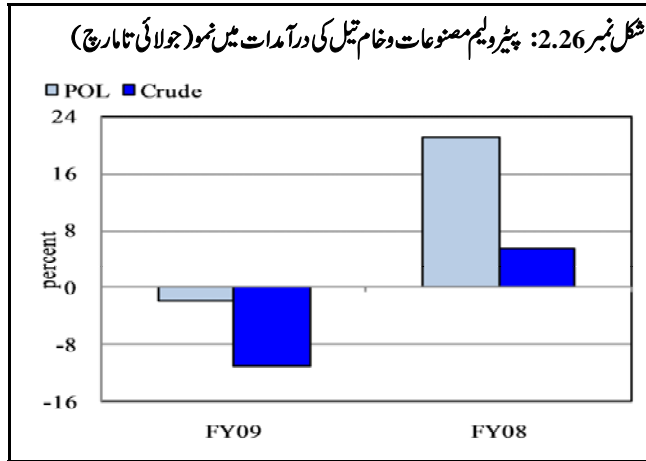
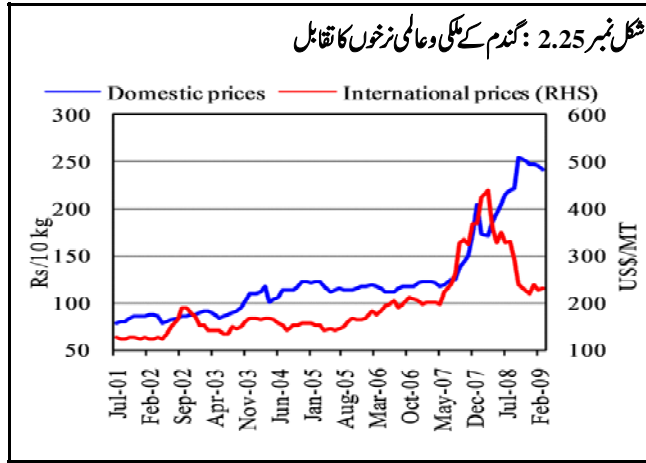
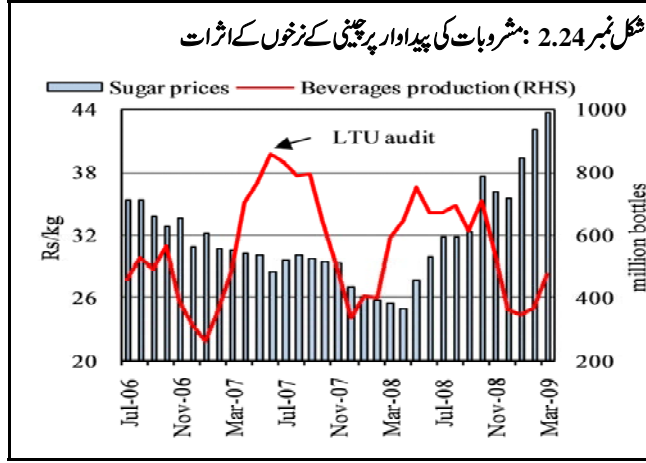
اسی طرح، جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران چینی کی پیداوار میں 26.3 فیصد کی آئی ہے جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں اس میں 34 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس کی اہم وجہ موجودہ موسم میں گنے کی پیداوار کا 20.3 فیصد تک گرنا ہے۔ یہاں یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ گنے کی فصل اور چینی کی صنعت میں تیزی مندی کے چکر کا اہم سبب گنے کے کاشت کاروں اور شکر ملوں کے درمیان طویل عرصہ سے جاری تنازعات ہیں۔ رواں موسم میں گنے کی بھاری طلب موجود تھی اور

کاشت کاروں کی جانب سے نرخوں اور ادائیگیوں کے زیادہ مسائل سامنے نہیں آئے۔ ابتدائی جائزوں کے مطابق بلند نرخوں کے باعث مالی سال 2010ء میں گنے کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ ہوگا۔ گنے کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافے، کچل کاری میں تاخیر، گنے کے نرخوں کی پست سطح اور کاشت کاروں کو ملوں کی جانب سے ادائیگیوں میں رکاوٹوں سے مالی سال 2011ء کی فصل کی پیداوار میں کمی کی بنیاد فراہم ہو سکتی ہے۔

قلیل مدت میں قواعد و ضوابط پر موثر انداز میں عمل پیرا ہو کر اس مسئلے کو حل کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً، پنجاب حکومت نے گنے کے کاشت کاروں کو تحفظ فراہم کرنے اور آئندہ موسم میں فصل اگانے کی ترغیب دینے کے لیے اس کی سرکاری قیمت خرید 100 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کی ہے۔ یہ نرخ گزشتہ موسم کے مقابلے میں 25 فیصد زیادہ ہیں۔ لیکن، اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ کسانوں کو یہ قیمت بروقت مل جائے کیونکہ اس سے ان کی حوصلہ افزائی ہوگی اور وہ اگلے موسم میں بھی زیادہ گنا کاشت کریں گے۔

تاہم، موثر اور طویل مدتی حل صرف منڈی ہی فراہم کر سکتی ہے۔ موثر انفراسٹرکچر کی حامل مستقبلات کی منڈی کے قیام سے کاشت کاروں، شکر ملوں اور صارفین کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچایا جاسکتا ہے (سمجھوتے کے نفاذ، فصل کا بیمہ وغیرہ)۔ مالی سال 2009ء کے دوران گنے کی قلت نے شکر ملوں کو بری طرح متاثر کیا ہے اور کئی فیکٹریوں میں پیداواری عمل عارضی طور پر بند ہو گیا ہے۔ موجودہ صورتحال کے نتیجے میں چینی کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں اور صارفین کو پریشانی کا سامنا ہے۔

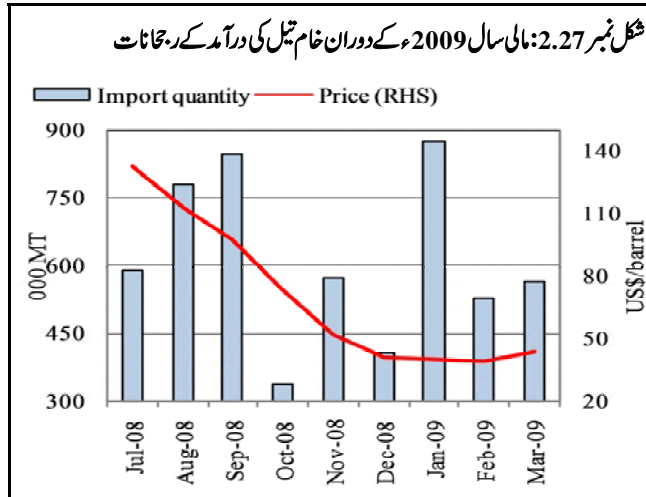
چینی کی بلند قیمتیں صارفین اور دیگر صنعتوں کو بھی متاثر کرتی ہیں۔ چینی کو مشروبات کی صنعت میں بطور خام مال استعمال کیا جاتا ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء میں مشروبات کی پیداوار میں 3.7 فیصد کمی آئی ہے۔ حالیہ مہینوں کے دوران چینی کی قیمت کے بڑھنے سے (دیکھئے شکل 2.24) مشروبات کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے، جس سے ان کی طلب میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ اس کی ایک اور وجہ مالی سال 2009ء کے وسط میں توسیع و مرمت کے لیے بوتلیں بنانے والے ایک اہم پلانٹ کی بندش بھی ہے۔



گندم کی ملکی رسد میں بہتری اور اس کی مسلسل درآمدات کو مد نظر رکھتے ہوئے جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء میں گندم و اناج کی پکیوں کی سرگرمیوں میں سست روی باعث تشویش ہے۔ گزشتہ چند سالوں کے دوران گندم کے عالمی نرخ ملکی نرخوں سے ہم آہنگ رہے یا ملکی قیمتوں سے زیادہ تھے، اس لیے گندم کی افغانستان کو اسمگلنگ جاری رہی ہے (دیکھئے شکل 2.25)۔ تاہم، جولائی 08ء کے بعد سے گندم کے عالمی نرخوں میں مسلسل کمی کا رجحان ہے جبکہ اس کے ملکی نرخ ابھی تک بلند سطح پر ہیں۔ قیمتوں میں مذکورہ فرق کی وجہ سے گندم کی اسمگلنگ کی حوصلہ شکنی ہوئی ہے اور اس کے نتیجے میں اس شعبے کی پیداوار میں کمی واقع ہوگئی۔ مزید برآں، مسلسل لوڈ شیڈنگ نے بھی آٹے کی پکیوں کی سرگرمیوں پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔

پیٹرولیم

بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی خراب کارکردگی میں تیسرا بڑا حصہ پیٹرولیم مصنوعات کا ہے۔ اسی اسے سی کے مطابق پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار کے گرنے کی ایک اہم وجہ معاشی سرگرمیوں میں سست روی کے باعث طلب کا سکڑنا ہے۔ اس کی عکاسی جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران اس کی درآمدی مقدار میں کمی سے بھی ہوتی ہے (دیکھئے شکل 2.26)۔ پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار پر منفی اثرات مرتب



کرنے والے دیگر عوامل یہ ہیں (1) جولائی 08ء میں ڈیوٹی (Deemed) کو 10 فیصد سے کم کر کے 75 فیصد کرنے کے نتیجے میں مارجن اور فروخت سے آمدنی میں کمی آگئی¹¹ (2) عالمی نرخوں میں کمی کی وجہ سے خام تیل کی درآمد کو ملاتی کرنا، خصوصاً دوسری سہ ماہی میں (دیکھئے شکل 2.27) (3) گردش قرضوں کے مسائل کی وجہ سے آئی پی پیز نے اپنی پیداواری گنجائش سے کم کام کیا جس کے نتیجے میں فرانس آئل کی طلب کم ہوگئی (4) م09ء میں سیالیت کی قلت اور گردش قرضے کے مسئلے

کی وجہ سے خام تیل کی درآمد کے لیے ایل سیز کی توثیق میں رکاوٹیں پیدا ہوگئیں تھیں۔ گردش قرضے کے مسئلے کے جزوی حل اور انک ریفانسی کی پیداوار کے دوبارہ آغاز سے توقع ہے کہ مستقبل میں پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار بڑھے گی۔ مزید برآں، حال ہی میں حکومت کی جانب سے اعلان کردہ پیٹرولیم پالیسی (دیکھئے باکس 2.1) میں دی گئی ترغیبات سے اس شعبے میں مزید سرمایہ کاری کو متوجہ کرنے اور پائیدار نمو کے حصول میں مدد ملے گی۔

باکس 2.1: پیٹرولیم کی دریافت و پیداوار کی پالیسی 2009ء

حکومت پاکستان نے پیٹرولیم کی دریافت و پیداوار میں اضافے کے لیے ایک جامع پالیسی کا اعلان کیا ہے۔ پیٹرولیم پالیسی میں ماحول کے تحفظ کو یقینی بناتے ہوئے پیٹرولیم کے ملکی ذخائر سے زیادہ سے زیادہ بہتر انداز میں استفادے کے طرز فکر کو اختیار کیا گیا ہے۔

پاکستان میں خام تیل کی موجودہ پیداوار سے ملکی طلب کا صرف 18 فیصد حاصل ہوتا ہے جبکہ باقی ضروریات درآمدات سے پوری کی جاتی ہیں۔ ایسی صورتحال تجارتی خسارے میں اضافے کا باعث بنتی ہے اور اس کے زرمبادلہ کے ذخائر و شرح مبادلہ پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں حکومت نے پہلی بار 1991ء میں قومی پیٹرولیم پالیسی کا اعلان کیا تھا جبکہ اس کے بعد 1997، 2001، 1994، 1993 اور 2007ء میں پالیسیاں جاری کی گئیں۔ پیٹرولیم پالیسیوں پر متعدد بار نظر ثانی کی گئی کیونکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دنیا بھر میں ٹیکنالوجی، قواعد و ضوابط، ٹیکس قوانین، نرخوں کے تعین اور ماحولیاتی معیارات میں تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں۔ پیٹرولیم پالیسی 2009ء میں سابقہ پالیسیوں کو منڈی کے نئے حالات سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی گئی ہے، خصوصاً توانائی کے عالمی نرخوں میں مسلسل اضافے کے اثرات کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے۔

2009ء کی پالیسی میں پیٹرول کے قدرتی ذخائر کی دریافت کے لیے قواعد و ضوابط اور نرخوں میں ترغیبات دی گئی ہیں۔ اس میں مقامی کمپنیوں و انسانی وسائل کو ترقی دینے اور غیر ملکی سرمایہ کاری کو بڑھانے پر زور دیا گیا ہے۔ اس پالیسی میں غیر ملکی کمپنیوں کے لیے سرمایہ کاری کی نرم شرائط اور تیل و گیس کے شعبے میں مقامی کمپنیوں کی شرکت کی حوصلہ افزائی کے لیے تجارتی و بجٹی دی گئی ہیں۔

پالیسی کے مطابق زمین و سمندری دونوں قسم کی پیداواری سرگرمیوں کے لیے راہنمی و فاقی حکومت کو ادا کی جائے گی۔ سمندر میں تیل کی پیداوار شروع ہونے کے دو سال بعد تک راہنمی میں چھوٹ دی گئی ہے۔ پاکستان میں ان کارپوریٹ ہونے والی کمپنیوں کو خشکی پر تیل کی دریافت کے مقامات کی 100 فیصد ملکیت کا حق دیا گیا ہے۔ سمندری مقامات سے پیداوار میں حکومت کمپنیوں کے ساتھ شراکت داری کے سمجھوتے کرے گی جبکہ کارپوریٹ انکم ٹیکس، انکم ٹیکس آرڈیننس 2001ء کے مطابق ادا کیا جائے گا۔

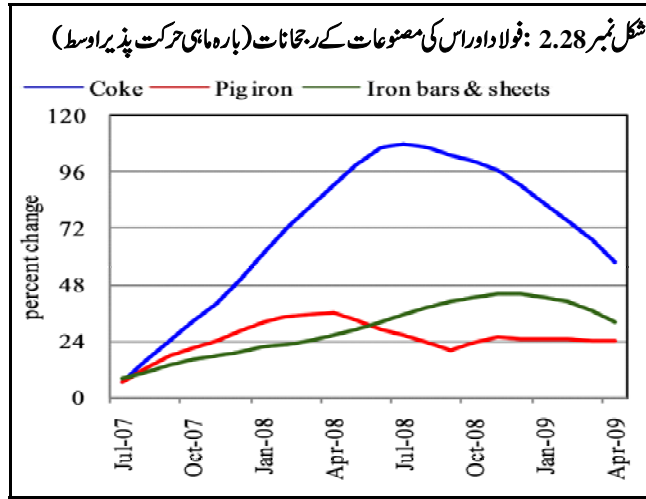
ملکی رسد کو تحفظ دینے کے لیے تیل کی دریافت و پیداوار کے عمل میں مصروف کمپنیوں کو ملکی رسد کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں پوری کرنا ہوں گی جبکہ برآمدی حجم کی گمرانی کی جائے گی۔ مزید

¹¹ حکومت ڈیوٹی (Deemed Duty) میں اضافے سمیت متعدد تجاویز پر غور کر رہی ہے۔

برآں، برآمدات کے تمام لائسنسوں پر لیوی کا اطلاق ہوگا۔ مذکورہ شرائط کے پورا ہوتے ہی غیر ملکی کمپنیوں کو اپنی پیداوار کا ایک حصہ برآمد کرنے اور بیرونی فروخت سے حاصل ہونے والی آمدنی وصول کرنے کا اختیار ہوگا۔

اس پروگرام سے روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے جبکہ اس کے تحت مقامی پیشہ ور افراد کی جامع تربیت کے ایک پروگرام کی تجویز بھی دی گئی ہے۔ اس پالیسی میں پائیدار ضوابط اور وسائل کے مستعد انتظام پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ نئی پالیسی سے مستفید ہونے والی تمام کمپنیوں پر زور دیا جائے گا کہ وہ سماجی تحفظ کے لیے فنڈز فراہم کریں۔ ماحول کی نگرانی کے لیے ڈائریکٹوریٹ جنرل آف پیٹرولیم کنسیشنز کو آپریشنل، جغرافیائی اور جیونیکل معلومات روزمرہ بنیادوں پر فراہم کی جائیں گی۔

دھاتیں

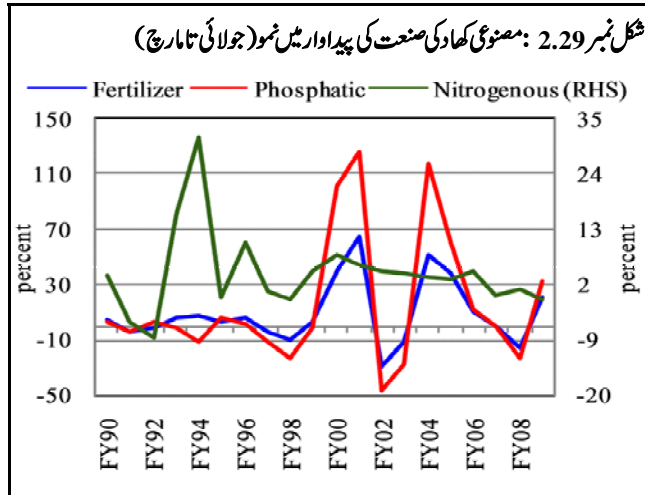


اسی طرح، مالی سال 09ء کے آغاز میں عالمی نرخوں میں اضافے کے باعث دھاتوں کے ذیلی شعبے کی پیداوار کم ہو گئی تھی۔ اس کے نتیجے میں پاکستان اسٹیل کے پاس موجود ذخیرے میں اضافہ ہو گیا اور پیداوار میں کمی کے لیے ذخائر کا اخراج ضروری تھا۔ لیکن حکومت کے ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی اور نجی تعمیراتی سرگرمیوں میں سست روی کے باعث عالمی نرخوں میں کمی کے باوجود پیداوار میں متوقع اضافہ نہیں ہو سکا۔ تاہم، حالیہ مہینوں میں فولاد اور اس کی مصنوعات کے ملکی نرخوں کے گرنے (دیکھئے شکل 2.28) سے امکان ہے کہ اس کی طلب مضبوط رہے گی۔

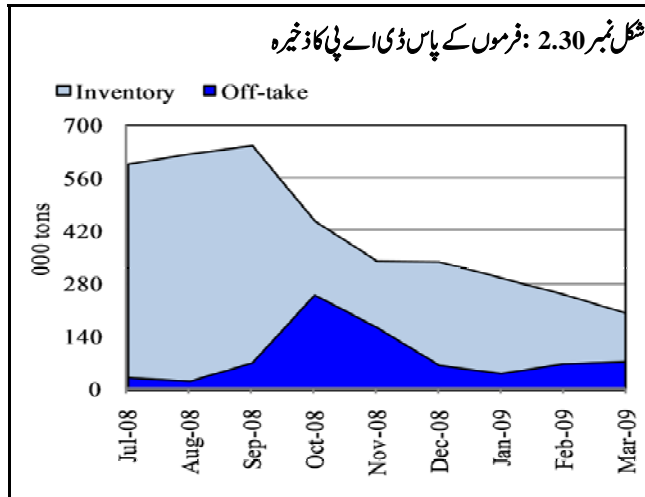
کھاد

جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران اشیاء سازی کی مجموعی سرگرمیوں میں کمی کے رجحان کے مقابلے میں کھاد کی پیداوار میں گزشتہ دو سالوں کے مقابلے میں 20.7 فیصد کی متاثر کن نمو ہوئی ہے۔ پیداوار کے رجحان میں مذکورہ مراجعت سے اس تاریخی حقیقت کی توثیق ہوتی ہے کہ مالی سال 1985ء سے کھاد کی پیداوار میں ہونے والی کمی کا عرصہ دو سال سے زیادہ طویل نہیں رہا ہے (دیکھئے شکل 2.29)۔

مالی سال 09ء کے دوران پیداوار میں اضافے کا ایک اہم سبب پاکستان کے واحد فاسفیٹ کھاد پلانٹ میں دوبارہ کام کا آغاز ہے کیونکہ گزشتہ سال یہ پلانٹ توسیع و مرمت کے لیے بند کر دیا گیا تھا۔ ڈی اے پی کا ذخیرہ جمع ہونے کی وجہ سے رواں سال جنوری میں اس کی پیداوار کو روک دیا گیا



تھا (دیکھئے شکل 2.30)۔ مزید برآں، ڈی اے پی میں بطور خام مال استعمال ہونے والی فاسفیٹ چٹان کے عالمی نرخوں میں زیادہ کمی نہ ہونے کی وجہ سے کمپنیوں کے منافع کی سطح پست ہو گئی۔ اگرچہ فاسفیٹ اور نائٹروجن سے بننے والی کھاد کی موجودہ پیداوار ملکی طلب کو پورا کرنے کے لیے ناکافی ہے، تاہم توقع ہے کہ مالی سال 2011ء تک فاطمہ اور اینگرو فرٹیلائزر پلانٹس کی تکمیل سے ملک کھاد کی ضروریات کے حوالے سے خود کفیل ہو جائے گا۔ لیکن ملک میں خام مال کی قلت اور نیا پلانٹ لگانے کے لیے بھاری مقدار میں سرمایہ کاری نہ ہونے کی وجہ سے ڈی اے پی کی قلت برقرار رہے گی۔

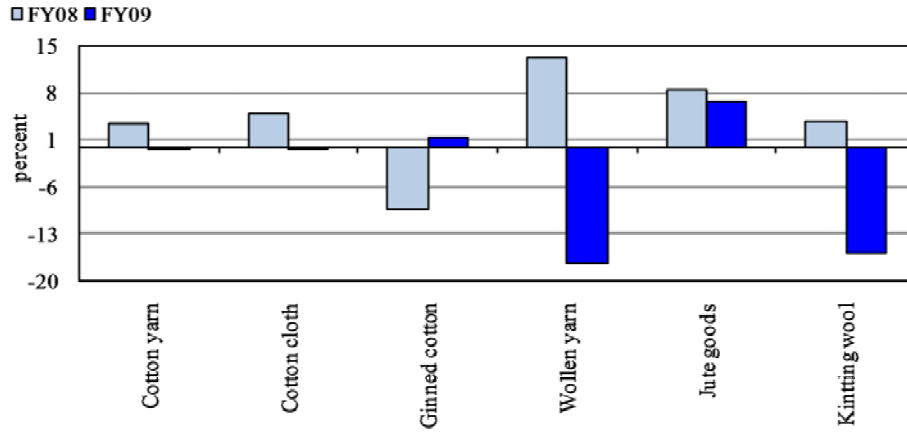


ٹیکسٹائل

ملک میں اشیا سازی کے شعبے میں عالمی کساد بازاری نے ٹیکسٹائل کی صنعت کو سب سے زیادہ متاثر کیا ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران گزشتہ سال کے مقابلے میں ٹیکسٹائل کی نمو میں 0.1 فیصد کمی آئی ہے۔ ٹیکسٹائل شعبے کی

کارکردگی بجلی کی قلت اور کمزور بیرونی طلب سے بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران سوتی دھاگے اور کپڑے کی صنعتوں دونوں میں بالترتیب 0.27 فیصد اور 0.33 فیصد کی منفی نمو ہوئی ہے۔ مذکورہ دونوں شعبوں کا ٹیکسٹائل کی صنعت میں حصہ سب سے زیادہ بنتا ہے (دیکھئے شکل 2.31)۔ تاہم، مالی سال 2009ء کے دوران کپاس کی قدرے بہتر فصل کی وجہ سے جنگ کی نمو میں 1.34 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اس میں گزشتہ تین برسوں سے مسلسل کمی کا رجحان تھا۔ اس کے مقابلے میں ٹیکسٹائل کے چھوٹے ذیلی شعبے پٹن میں جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران 6.6 فیصد کی خاطر خواہ نمو ہوئی ہے۔ اس کی پیداوار میں چاول اور گندم کی ریکارڈ فصل کا بھی اہم حصہ رہا ہے۔ یہاں یہ ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ، اگرچہ ٹیکسٹائل فیکٹریوں کی بڑی تعداد، خصوصاً چھوٹے اور غیر رسمی شعبے میں کام کرنے والی کمپنیوں کو مشکلات کا سامنا رہا ہے لیکن، مالی سال 2009ء کی پہلی ششماہی میں کچھ فہرستی کمپنیوں کے اعداد و شمار حوصلہ افزا ہیں (دیکھئے باکس 2.2)۔

شکل نمبر 2.31: ٹیکسٹائل صنعت کی کارکردگی (جولائی تا مارچ)



بکس 2.2: مالی سال 2009ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل شعبے کی ترقی پائی

مالی سال 2009ء کی پہلی ششماہی کے دوران گزشتہ سال کے مقابلے میں ٹیکسٹائل شعبے کے خالص منافع میں 23 فیصد نمو ہوئی ہے۔ ٹیکسٹائلز کی طلب دوبارہ بڑھ رہی ہے۔ ٹیکسٹائل کمپوزٹ اور دیونگ کے شعبے کی خالص فروخت میں 26 فیصد اضافہ ہوا ہے جبکہ اسپننگ شعبے کی فروخت 13 فیصد زیادہ رہی۔

تقریباً تمام بڑی ٹیکسٹائل ملوں کی جانب سے بجلی کی فراہمی کے متبادل انتظامات کے نتیجے میں ملک بھر میں بجلی کی شدید قلت کے باوجود ان کمپنیوں کو لاگت کے موثر انتظام میں مدد مل رہی ہے۔ اکتوبر تا دسمبر 2008ء کے دوران ملک کی پانچ بڑی ٹیکسٹائل کمپنیوں میں سے نشاط اور ازگارا ٹائن لمیٹڈ کے ایکوینی پر منافع کی شرح 10 فیصد تھی، جبکہ گل احمد اور کالونی ملز کے منافع کی شرح بالترتیب 2 اور 4 فیصد تھی ہے۔ اس مدت میں صرف کوہ نور ملز نے خراب کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور اپنی ضروریات کے مطابق بجلی کے متبادل انتظامات کی دستیابی کے باوجود اس کے تمام اسپننگ، دیونگ اور کمپوزٹ یونٹوں کو نقصان پہنچا ہے۔

مالی سال 2009ء کی پہلی ششماہی کے دوران آمدنی قبل از سود و ٹیکس (ای بی آئی ٹی) مارچن 13 فیصد رہی جبکہ یہ مالی سال 2008ء کی اسی مدت میں 9.5 فیصد تھی۔ فی یونٹ فروخت ٹیکسٹائلز کی آمدنی کی بلند سطح کو ظاہر کرتی ہے۔ ٹیکسٹائل کمپوزٹ کے شعبے کی کارکردگی سب سے بہتر رہی کیونکہ اس کی آمدنی قبل از سود و ٹیکس مارچن 15.6 فیصد رہی جبکہ دیونگ اور اسپننگ کا مارچن تقریباً 7.8 فیصد تھا۔

لاگت میں 100 فیصد اضافے کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 2009ء کی پہلی ششماہی کے نتائج متاثر کن ہیں۔ ٹیکسٹائل کمپوزٹ اور دیونگ کے شعبوں کے خالص منافع میں بالترتیب 61 فیصد اور 43 فیصد اضافہ ہوا ہے، تاہم اسپننگ کے شعبے کو خسارے کا سامنا کرنا پڑا اور 31 اسپننگ ملوں کو مجموعی طور پر 783 ملین روپے کا نقصان ہوا ہے جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں انہیں 343 ملین روپے کا منافع ہوا تھا۔

یہاں یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ یہ اعداد و شمار صرف بڑی رجسٹرڈ کمپنیوں کی صورتحال کو ظاہر کرتے ہیں۔ بڑی کمپنیاں بظاہر بجلی کے بحران سے عہدہ براہونے میں کامیاب رہیں اور اب ان کی توجہ اپنی مالی لاگت کو بہتر بنانے پر مرکوز ہے۔ تاہم، اس کے مقابلے میں ٹیکسٹائل صنعت میں خاصے حصے کی مالک چھوٹی ٹیکسٹائل ملوں کے مسائل بالکل مختلف ہیں۔ چھوٹی صنعتوں کو ابھی تک بجلی کی قلت اور نرخوں میں اضافے جیسے مسائل درپیش ہیں جس کی وجہ سے انہیں نقصان اٹھانا پڑتا ہے یا پھر وہ فیکٹری کو بند کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ تاہم، اسٹیٹ بینک نے اسپننگ ملوں کو نرخوں کی ری اسٹرکچرنگ کے لیے اعانت فراہم کی ہے جبکہ برآمدی نو مالکاری اسکیم پر مارک اپ میں بھی کمی کی گئی ہے۔ اسی طرح حکومت ٹیکسٹائل صنعت کے مسائل کو حل کرنے کے لیے متعدد اقدامات کر رہی ہے۔

ٹیکسٹائل کی عالمی طلب میں کمی کے نتیجے میں جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء میں دھاگے کی برآمدات کی مقدار میں گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 7.8 فیصد کمی آئی ہے جبکہ دھاگے کی اوسط برآمدی اکائی قیمت بھی 8.7 فیصد تک گر چکی ہے۔ اسی طرح سوئی کپڑے کی اوسط برآمدی اکائی قدر میں اسی مدت کے دوران 1 فیصد کمی آئی ہے۔ ملکی و بیرونی عوامل کے مشترکہ اثرات کے نتیجے میں ملک میں اسپننگ کی 20 فیصد فیکٹریاں بند ہو چکی ہیں۔¹² پاکستان ٹیکسٹائل کی برآمدات کا 30 فیصد امریکا درآمد کرتا ہے؛ جائزوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکا 2009ء کے دوران اپنی سوئی ٹیکسٹائل کی درآمدات میں مسلسل تیسرے سال کی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔¹³

ٹیکسٹائلز کی صنعت کی جلد بحالی ایک چیلنج ہوگی تاہم، اپریل 2009ء میں کپاس کی ملکی منڈی میں نرخوں کے اضافے کے رجحان سے ظاہر ہوتا ہے کہ آئندہ مہینوں میں ٹیکسٹائل کی پیداوار میں اضافہ ہوگا۔ یورپی یونین کی جانب سے پاکستان کی بستر کی چادروں پر عائد اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی کے خاتمے سے بھی اس صنعت کی بحالی میں مدد ملے گی۔ یہ ڈیوٹی مارچ 2004ء میں عائد کی گئی تھی۔ اس کے پاکستان میں ٹیکسٹائل کی پیداوار پر مثبت

جدول 2.11: ٹیکسٹائل برآمدات کی قدر اور پیداواری نمو (جولائی تا مارچ)			
مئی 09ء	مئی 08ء	مئی 07ء	
7,194	7,784	8,017	برآمدی قدر (ملین امریکی ڈالر)
-7.6	-2.9	6.9	نمو (فیصد)
485,995	477,399	499,840	برآمدی قدر (ملین روپے)
8.4	-1.8	4.7	نمو (فیصد)
-0.11	2.90	9.81	پیداوار میں نمو (فیصد)

اثرات مرتب ہوں گے کیونکہ ایک بار پھر پاکستانی برآمد کنندگان کی رسائی یورپی منڈیوں تک ہو سکے گی۔ روپے کی قدر کے گرنے سے ٹیکسٹائل صنعتوں کی نفع یابی میں اضافہ ہوگا؛ رواں مالی سال جولائی تا مارچ میں ٹیکسٹائل برآمدات سے گزشتہ سال کے مقابلے میں 16.8 فیصد زیادہ آمدنی حاصل ہوئی ہے، اگرچہ ڈالر سے آمدنی کی سطح پست رہی (دیکھئے جدول 2.11)۔

سینٹ

سینٹ کی پیداوار میں نمو سے بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں بھاری کمی کوروکنے میں مدد ملی ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران سینٹ کی صنعت میں 4.7 فیصد نمو ہوئی ہے۔ نمو کی موجودہ سطح گزشتہ چھ سالوں¹⁴ کے مقابلے میں پست ترین ہے۔ سینٹ کی دو ہندسی نمو میں تسلسل کا سبب پیداواری گنجائش کا بڑھنا اور نئی برآمدی منڈیوں تک رسائی ہے۔

اسی وجہ سے زیادہ پیداواری گنجائش کے حامل شمالی زون کی برآمدات کی سطح جنوبی زون کے مقابلے میں زیادہ رہی۔ تاہم، بندرگاہوں کے قریب ہونے کی وجہ سے اب جنوبی زون بھی مقامی اور برآمدی منڈیوں کے لیے کافی مقدار میں سینٹ تیار کر رہا ہے۔ شمالی زون زیادہ تر سینٹ کی ملکی ضروریات پوری کر رہا ہے جبکہ اسے افغانستان اور وسطی ایشیائی ممالک کو سینٹ برآمد کرنے کے مواقع دستیاب ہیں (دیکھئے شکل 2.32)۔ توقع ہے کہ سینٹ کی پیداواری گنجائش میں مزید اضافے اور کونسل کی قیمتوں میں کمی سے اس کے مارجن میں بہتری آئے گی۔ ملکی منڈی میں سینٹ

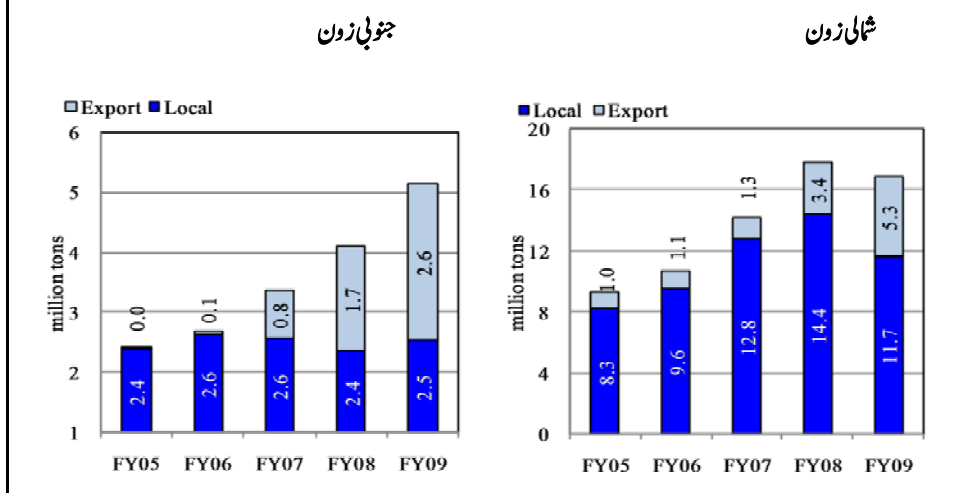
¹² پاکستان ٹیکسٹائل برٹل فروری 2009ء۔

¹³ نیٹیل کاؤنسل آف امریکہ؛ <http://www.cotton.org/econ/reports/outlook.cfm>

¹⁴ مارچ 2009ء کے دوران سینٹ کی پیداوار میں 6.5 فیصد سال ب سال کمی آئی ہے۔

کے نرخ گرنا شروع ہو گئے ہیں جس سے امکان ہے کہ آئندہ مہینوں میں اس کی طلب بڑھ جائے گی۔ مزید برآں، دھاتوں کے پست نرخوں سے بھی سیمنٹ کی ملکی طلب کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔

شکل نمبر 2.32: بھیجے گئے سیمنٹ کی مقدار (جولائی تا مارچ)



پاکستان میں کاروبار کرنے کے حالات میں نرمی

کاروبار کرنے کے قواعد و ضوابط اور سرخ فینے کے مسائل¹⁵ کی بنیاد پر کی جانے والی پیمائش کے مطابق پاکستان میں کاروبار کرنے کے حالات میں نرمی آئی ہے۔ پاکستان کی رینٹنگ (عالمی بینک کی جانب سے 181 ممالک کی درجہ بندی) 2008ء میں 74¹⁶ تھی جو کہ گزر کر 77 پر پہنچ گئی ہے۔ اسی طرح ایشیائی ممالک کی فہرست میں بھی پاکستان 17 ویں سے 20 ویں نمبر پر آ گیا ہے کیونکہ آذربائیجان، کرغیزستان اور قازقستان نے اپنے کاروباری قواعد و ضوابط میں اصلاحات کر کے پاکستان کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اعداد و شمار کے تفصیلی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ رینٹنگ کی درجہ بندی میں غلطی پر آئے کا سبب یہ ہے کہ دیگر معیشتوں نے اپنے کاروباری قواعد و ضوابط کو بہتر بنایا ہے جبکہ پاکستان میں یہ ضوابط تبدیل نہیں ہوئے (دیکھئے جدول 2.3.1)۔

درجہ بندی کا تعین کرنے کے لیے استعمال ہونے والے کارکردگی کے دس اظہاریوں کا جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ (دیکھئے جدول 2.3.2) ان میں سے تین اظہاریوں میں (قرضوں کے حصول، ٹیکسوں کی ادائیگی اور سرحد پار تجارت) بہتری آئی ہے۔ دو اظہاریوں (تعمیراتی اجازت ناموں اور نفاذ کے سمجھوتوں) میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ اس کے مقابلے میں پانچ اظہاریوں (کاروبار کے آغاز، کارکنوں کی بھرتی، جائیداد کا اندراج، سرمایہ کاروں کو تحفظ کی فراہمی اور کاروبار کی بندش) میں اتتری آئی ہے اور یہی پاکستان کی درجہ بندی میں کمی کا اہم سبب بنے ہیں۔ درجہ بندی میں کمی کا اہم سبب مذکورہ شعبوں میں بہتری کے لیے دیگر معیشتوں کی جانب سے اٹھائے جانے والے اقدامات ہیں۔

تاہم تین پوائنٹس کی کمی بھی باعث تشویش ہے اور اسے آسان نہیں لینا چاہیے کیونکہ،

- 1۔ یہ درجہ بندی کاروباری ماحول کے تمام پہلوؤں کا احاطہ نہیں کرتی بلکہ دیگر اظہاریوں کی بھی اہمیت ہوتی ہے جیسے سیاسی بے یقینی، امن و امان کی صورتحال اور ملک کی ساکھ۔ یہ اظہاریے بے حد اہم ہوتے ہیں اور ان تینوں کے حصول میں ہم کافی پیچھے ہیں۔
- 2۔ درجہ بندی میں کمی سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ اصلاحات ایک مسلسل عمل ہوتا ہے اور ہمیں موجودہ کاروبار میں بہتری لانے اور مزید سرمایہ کاری کو متوجہ کرنے کے لیے اپنے مسابقت کاروں پر نظر رکھنی ہوگی۔

¹⁵ مثلاً اس میں سیکورٹی، معاشی استحکام، بدعنوانی اور آبادی کی افرادی قوت کی مہارت، اداروں کی مضبوطی یا انفراسٹرکچر کے معیار کو مد نظر نہیں رکھا جاتا۔

¹⁶ نمونے میں تین فی مہینوں کی شمولیت کے بعد، کیونکہ اس سے پہلے 2008ء کی درجہ بندی میں 76 واں نمبر تھا۔

3۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسابقت میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ کاروبار میں بہتری لانے کے لیے نہ صرف جدید صنعتی و تجارتی پالیسیاں اپنائی جائیں بلکہ اشیاء سازی کی قدر اضافی اور تحقیق و ترقی کے شعبے میں تکنیکی مہارت کو بھی بڑھانا ہوگا۔

جدول 2.3.1: 2008-09ء کے دوران ایشیائی مسابقت کاروں اور ان کی اصلاحات کی درجہ بندی											
درجہ بندی	2008ء	تھائی لینڈ	ملائیشیا	پاکستان	چین	ویتنام	سری لنکا	بنگلہ دیش	بھارت	انڈونیشیا	فلپائن
درجہ بندی	2008ء	13	20	77	83	92	102	110	122	129	140
	2009ء	19	25	74	90	87	103	104	120	127	136
اظہاریے											
کاروبار کا آغاز		↑						↑		↓	
تعمیراتی اجازت ناموں کے معاملات											
ملازمین کی بھرتی					↓						
جائیداد کا اندارج		↑						↑			
قرضے کا حصول					↑	↑	↑			↑	
سرمایہ کاروں کا تحفظ		↑									
ٹیکسوں کی ادائیگی		↑	↑		↑						
سرحد پار تجارت		↑							↑	↑	
سمجھوتوں کا نفاذ					↑						
کاروبار کی بندش											
<div> <div>↑</div> <div>اصلاحات جن سے کاروبار کرنا آسان ہو گیا۔</div> <div>↓</div> <div>اصلاحات جن سے کاروبار کرنا دشوار ہو گیا۔</div> </div>											

جدول 2.3.2: کاروبار کرنے کے مختلف پیمانوں میں پاکستان کی کارکردگی					
	2009ء	2008ء		2009ء	2008ء
کاروبار کا آغاز (درجہ)	77	59	سرمایہ کاروں کا تحفظ		
طریقہ کار (نمبر)	11	11	حقیقت کشائی اشاریے کی حد (10۳0)	6	6
وقت (دن)	24	24	ڈائریکٹروں اور اجائی اشاریے کی حد (10۳0)	6	6
لاگت (فی کس آمدنی کا فیصد)	12.6	14	حصہ داروں کے دعووں کے اشاریے میں نرمی (10۳0)	7	7
کم از کم سرمایہ (فی کس آمدنی کا فیصد)	0	0	سرمایہ کاروں کے تحفظ کے اشاریے کی مضبوطی (10۳0)	6.3	6.3
تعمیراتی اجازت ناموں کے معاملات (درجہ)	93	93	ٹیکسوں کی ادائیگی	146	124
طریقہ کار (نمبر)	12	12	ادائیگی (سالانہ تہی ہے)	47	47
وقت (دن)	223	223	وقت (سال میں کتنے گھنٹے ہیں)	560	560
لاگت (فی کس آمدنی کا فیصد)	734	869.5	ٹیکسوں کی مجموعی شرح (منافع کا فیصد)	28.9	40.7
کارکنوں کی بھرتی (درجہ)	136	132	سرحد پار تجارت (درجہ)	71	94
بھرتی کے اشاریے کی مشکلات ((100۳0)	78	78	برآمدات کے کاغذات (تعداد)	9	9
گھنٹہ اشاریے کی غیر چلنداری ((100۳0)	20	20	برآمد کے لیے درکار وقت (دن)	24	24
برخاستگی کے اشاریے کی مشکلات ((100۳0)	30	30	برآمد کی لاگت (امریکی ڈالر فی کنٹینر)	611	515
روزگار کے اشاریے کی مشکلات ((100۳0)	43	43	درآمد کے کاغذات (دن)	8	8

برخاستگی کے سبب ہفتوں کی تنخواہ	90	90	درآمد کے لیے درکار وقت (دن)	18	19
جانیدار کا اندراج (درجہ)	97	88	برآمد کی لاگت (امریکی ڈالر فی کنٹینر)	680	1336
طریقہ کار (نمبر)	6	6	سمجھوتوں کا نفاذ	154	154
وقت (دن)	50	50	طریقہ کار (تعداد)	47	47
لاگت (جانیدار کی قیمت فیصد میں)	5.3	5.3	وقت (دن)	976	880
قرضے کا حصول (درجہ)	59	68	لاگت (دوے کا فیصد)	23.8	23.8
قانونی حقوق کے اشاریے کی مضبوطی (10۳0)	6	4	کاروبار کی بندش	53	51
قرضہ جاتی معلومات کے اشاریے کی گہرائی (6۳0)	4	4	وقت (سال)	2.8	2.8
سرکاری رجسٹری کو رج (بالغان کا فیصد)	4.9	4.6	لاگت (جانیدار کا فیصد)	4	4
نجی بیورو کو رج (بالغان کا فیصد)	1.5	1.4	بازیابی کی شرح (ڈالر میں کتنے سینٹ)	39.2	39.1

بکس 2.4: ترقی پذیر معیشتوں کے لیے صنعتی ترقی کی رپورٹ 2009ء سے ملنے والے اسباق¹⁷

- ملک کی مجموعی ترقی کے لیے صنعت کاری بے حد اہمیت کی حامل ہوتی ہے، کیونکہ اشیا سازی کے شعبے کی مجموعی پوری معیشت کی نمو کو متاثر کرتی ہے۔
- یو این آئی ڈی او کی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ ملکوں کے درمیان ترقی کی سطح میں فرق کا تعین مجموعی عامل کی پیداواریت سے کیا جاتا ہے (وسائل کے بہتر استعمال)۔
- ترقی پذیر ملکوں میں جاذب صنعت کاری سے غربت کے خاتمے اور صنعتی مساوات کے فروغ میں مدد ملے گی کیونکہ عام طور پر ایسی صنعت کاری صنعتی لحاظ سے غیر جانبدار ہوتی ہے۔
- ماحولیات کی مسائل میں اضافے کا مطلب صنعت کاری کی کمزوری نہیں ہے بلکہ درحقیقت یہی اس کی ضرورت کو ناگزیر بناتے ہیں۔
- اشیا سازی کے علاوہ زراعت¹⁸ اور قدرتی وسائل کے استعمال میں ترقی کی راہ پر گامزن ہونے کے امکانات محدود ہیں بلکہ قدرتی وسائل سے استفادہ زیادہ مسائل پیدا کر سکتا ہے کیونکہ اس میں معاشی سرگرمیوں پر اثر انداز ہونے کی پھر پور صلاحیت ہوتی ہے۔
- نئے شواہد ظاہر کرتے ہیں کہ ترقی کی بلند سطح کے حصول میں جدت پسندی اور مصنوعات کا تنوع اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کیونکہ تنوع کی مدد سے عالمی منڈیوں میں مزید مواقع پیدا کرنا ممکن ہو جاتا ہے اور صنعت میں آزاد اندازے اور اخراج سے بہتر پیداواریت کی حامل کمپنیوں کی تخلیق میں مدد ملتی ہے۔
- یکساں مصنوعات کی اشیا سازی میں ممالک کے درمیان مقصد پر مبنی مہارت کا نیا تصور کارگر ثابت ہوا ہے، کیونکہ اس کے تحت غریب ملکوں کو کم حساسیت کی حامل اشیا میں وسیع تر مہارت کی ضرورت نہیں ہوتی۔
- قدرتی وسائل کی دولت سے استفادے پر انحصار کے نتیجے میں معیشتوں کی مجموعی پیداواریت کے لیے ذہنی و باوقار تعمیرات میں ترقی جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ اس سے قیمتوں کی سطح بلند ہو جاتی ہے اور سرمو کی تعمیر جیسی مثبت سرگرمیوں کی اہمیت ماند پڑ جاتی ہے جبکہ کشیدگی جانے والی پیداوار کو مکمل طور پر معیار بنانا ممکن نہیں ہے۔
- اشیا سازی کی سرگرمی کا مقام بھی اہمیت کا حامل ہوتا ہے کیونکہ ایک قسم کی اشیا سازی کے ارتکاز سے مثبت نتائج برآمد ہوتے ہیں اور یہ ترقی پذیر معیشتوں کے لیے بھی اہم ہے لیکن تمام صنعتی سرگرمیوں کے ایک مخصوص جغرافیائی علاقے تک محدود ہونے پر انگلیاں اٹھائی جاسکتی ہیں۔
- تیز رفتاری سے نمو حاصل کرنے کے لیے برآمدات میں جدت پسندی کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاہم اس کے لیے ضروری ہے کہ پیداوار اور برآمدات کی ساخت کی سمت یکساں ہو۔
- برآمدی منڈیوں میں نو وارد ممالک کے لیے ضروری ہے کہ ان میں ادائیگی ڈی ممالک کے ساتھ ساتھ جین اور تہیزی سے ترقی پاتے ہوئے وسط آمدنی کے حامل ممالک سے مقابلہ کرنے کی صلاحیت موجود ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جین اور مذکورہ ممالک کفایت حجم سے استفادہ کر رہے ہیں۔ تاہم، ترقی پذیر ملکوں کو ترقی یافتہ معیشتوں اور چین کی صنعتی سرگرمیوں کے ارتکاز، با مقصد تجارت اور سازگار پالیسیوں سے فائدہ ہو سکتا ہے۔
- اگرچہ بیرونی سرمایہ کاری لانے میں کاروباری ماحول اہمیت کا حامل ہوتا ہے تاہم یہ متحرک نمو کے لیے کافی نہیں ہے بلکہ انفراسٹرکچر کی سہولتوں، برآمدات کے لیے تجارتی نقل و حمل، مستعد سرکاری ادارے اور بہتر استعداد و مسابقت کی حامل فرمیں بھی ضروری ہوتی ہیں۔ اس ضمن میں خصوصی اقتصادی زون اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔
- انفراسٹرکچر کی ترقی کے لیے سرکاری اخراجات کے رجحان میں تبدیلی ضروری ہوتی ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری، سرمایہ کاری کے معیار میں بہتری اور ترقیاتی شرکت داروں کو یہ باور کرائے کہ مذکورہ اقدامات نمو کو بڑھانے اور غربت میں کمی کے لیے ضروری ہیں۔ دوسری جانب، صنعتوں کی ترقی کے لیے کسی صنعت سے متعلق معلومات کی فراہمی میں ہماری سرمایہ کاری اور کمپنیوں کی آمد و اخراج کے لیے آزادانہ ضوابطی فریم ورک کی موجودگی ضروری ہے۔

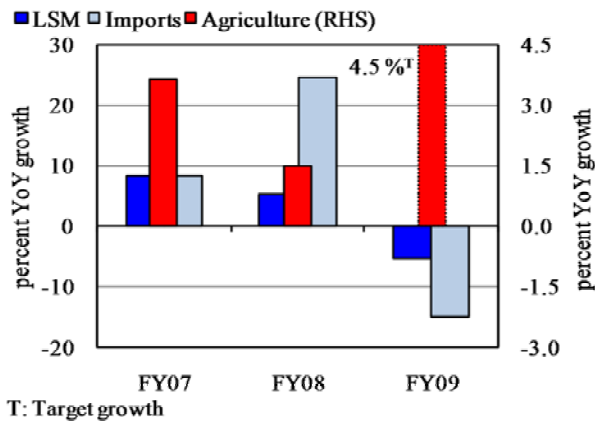
¹⁷ صنعتی ترقی کی رپورٹ اقوام متحدہ کی تنظیم برائے صنعتی ترقی (UNIDO) کی جانب سے شائع کی جاتی ہے۔

¹⁸ پاکستان جیسے ملک میں صنعتی نمو حاصل کرنے کے لیے زراعت کے شعبے کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اشیا سازی میں ہونے والی 60 فیصد سے زائد قدر اضافی زرعی شعبے پر مبنی ہوتی ہے۔

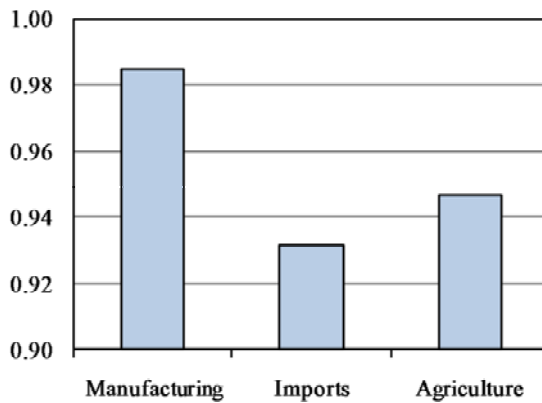
2.3 خدمات

مالی سال 2009ء کے دوران خدمات کے شعبے کی نمو ہدف سے کم رہی ہے اور اس کے اہم اظہار یے ملے جلتے رجحان کی عکاسی کر رہے ہیں۔ تاہم، خدمات کے شعبے میں نمو کے امکانات اجناس پیدا کرنے والے شعبے کی نسبت کہیں زیادہ روشن ہیں۔ ملک میں معاشی سست روی کے باعث خدمات کے شعبے کی نمو ہدف سے کم رہنے کی توقع تھی۔ اس کی وجوہات میں بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی پیداوار میں نمایاں کمی، درآمدات کی پست سطح اور ٹیکس وصولیوں میں کمی شامل ہیں۔

شکل نمبر 2.33 الف: مالی سال 2009ء میں تجارتی سرگرمیاں ایل ایس ایم اور درآمدات میں کمی سے متاثر ہوئیں (جولائی تا مارچ)



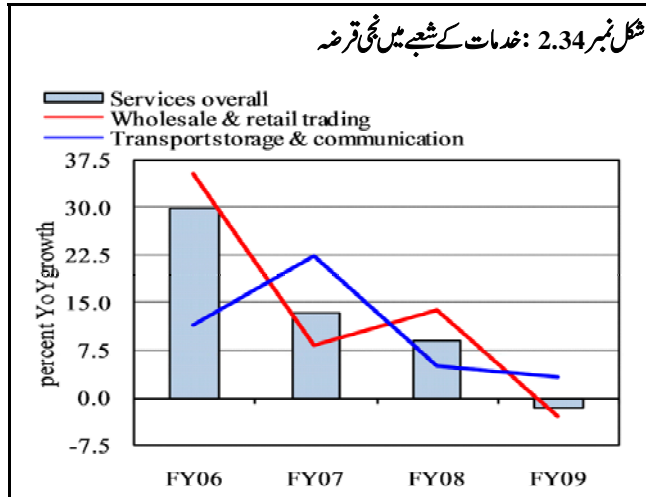
شکل نمبر 2.33 ب: تجارتی سرگرمیاں و بڑے پیمانے کی اشیاء سازی، زراعت و درآمدات میں کافی ارتباط پایا جاتا ہے (م 08 تا 00)



دوسری جانب، مالی سال 2009ء میں کمرشل بینکوں کے منافع میں کمی کے باوجود مالیات و بیمہ کے ذیلی شعبے کی قدر اضافی میں متوقع قابل ذکر نمو، مال برداری کی نمو میں اضافے کے امکانات اور نظم و نسق عامہ و دفاع کے شعبوں میں مثبت نتائج کے باعث امید ہے کہ خدمات کی نمو بہتر سطح پر رہے گی۔

تھوک و خرده تجارت کو خدمات کے شعبے میں سب سے زیادہ قدر اضافی کا حامل جز سمجھا جاتا ہے۔¹⁹ حالیہ اعداد و شمار تجارتی سرگرمیوں، اجناس کی ملکی پیداوار اور درآمدات کے درمیان قدر اضافی کے مضبوط مثبت ارتباط کو ظاہر کرتے ہیں (دیکھئے شکل 2.33 الف اور 2.33 ب)۔ مالی سال 09ء کے دوران اہم فصلوں کی پیداوار کے بڑھنے سے تجارت کے شعبے کی قدر اضافی بڑھے گی جبکہ بڑے پیمانے کی اشیاء سازی اور درآمدات، اس کی نمو میں کمی کا باعث بن سکتے ہیں۔ چنے کی متوقع عمدہ فصل، گندم کی پیداوار کی بلند سطح و

¹⁹ مالی سال 2008ء میں خدمات کے شعبے کی مجموعی قدر اضافی میں تھوک و خرده تجارت کا حصہ 32.1 فیصد بنتا ہے۔



درآمد اور مالی سال 2004ء کی چوتھی سہ ماہی میں چینی و چاول کی تجارتی سرگرمیوں کے بڑھنے سے توقع ہے کہ مالی سال 2009ء میں تجارت کے شعبے کو فائدہ پہنچے گا۔ تاہم بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں سست روی کے تجارتی سرگرمیوں پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ اسی طرح درآمدات میں کمی سے ملکی طلب متاثر ہوگی (دیکھئے جدول 2.13)۔ تجارتی سرگرمیوں میں سست روی کی عکاسی قرضوں اور براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں کمی سے بھی ہوتی ہے

(دیکھئے شکل 2.34)۔ نتیجتاً، مالی سال 2009ء کے دوران توقع ہے کہ تجارتی سرگرمیوں کی نمو پست سطح پر رہے گی اور اس کے لیے مقررہ 5.4 فیصد کے سالانہ ہدف کا حصول مشکل ہوگا۔

مالیات و بیمہ کے شعبوں کی کارکردگی بھی مل جل رہی۔ مالی شعبے کے مجموعی اثاثوں میں کمرشل بینکوں کا حصہ 90 فیصد بنتا ہے۔ بینکوں کی کمزور نمو بیمہ و مالیات کے ذیلی شعبے کو مجموعی طور پر متاثر کرتی ہے۔ مالی سال 2009ء کی پہلی تین ششماہیوں میں کمرشل بینکوں کے منافع میں خاصی کمی آئی ہے۔ جبکہ اس کے مقابلے میں مذکورہ مدت کے دوران اسٹیٹ بینک کے منافع میں خاصا اضافہ دیکھا گیا ہے۔

دیگر مالی اداروں میں میوچل فنڈز، مضاربہ اور مبادلہ کمپنیاں شامل ہیں جن کی آمدنی خطرے کے بلند پریمیم پر مشتمل ہوتی ہے اور یہ روپے کی مساوات سے متاثر ہوتی ہیں۔ مالی سال 2009ء کی پہلی ششماہی میں سرمایہ منڈیوں میں عدم استحکام اور قومی بچت اسکیموں پر منافع کی بلند شرح نے مذکورہ مالی اداروں پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ مضاربہ، میوچل فنڈز اور بیمہ کمپنیوں کے مالی حسابات سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرمایہ منڈی میں سرمایہ کاری میں ہونے والے نقصانات کے باعث ان کی خام آمدنی میں کمی آئی ہے۔ مالی سال 2009ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران سرمایہ منڈی میں استحکام اور قومی بچت اسکیموں کی شرح منافع میں کمی سے توقع ہے کہ دوسری ششماہی میں مذکورہ اداروں کی قدر اضافی کی نمو میں بہتری آئے گی۔

پیٹرولیم مصنوعات کے عالمی نرخوں میں کمی سے مال برداری کے شعبے کی نمو میں بہتری آئی ہے جس سے م س 09ء میں زمینی، فضائی اور آبی مال برداری کو فائدہ پہنچے گا۔ فضائی مال برداری کے شعبے میں 2008ء کے دوران تیل کے غیر معمولی بلند نرخوں کی وجہ سے قومی ایئر لائن پی آئی اے²⁰ کو نقصان اٹھانا پڑا لیکن اس کی مجموعی آمدنی میں اضافہ ہوا ہے (دیکھئے جدول 2.12)۔ آئندہ روپے کی قدر میں استحکام²¹ اور ایندھن

²⁰ مسافروں کی ملکی فضائی ٹریفک میں پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز (پی آئی اے) کا حصہ تقریباً 50 فیصد ہے (ماخذ: پی آئی اے سالانہ رپورٹ 2008ء)۔
²¹ سال 2008ء میں روپے کے عدم استحکام اور زرمبادلہ کے خطرے کے انکشاف کا تناسب پی آئی اے کو ہونے والے مجموعی نقصان کا 67.5 فیصد بنتا ہے۔

جدول 2.12: پی آئی اے کی کارکردگی کے منتخب اظہارِیے فیصد نمو یا دیگر مذکورہ اکائی				
2008ء				
پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	چوتھی سہ ماہی	
0.8	14.7	33.0	56.3	عالمی حاصل میں نمو
5.6	18.2	45.5	167.9	عالمی اخراجات میں نمو
8,649	10,976	13,991	12,239	ایڈھن کی لاگت (ملین روپے)
43.7	48.8	51.4	44.9	فیصد عالمی اخراجات کے لحاظ سے ایڈھن کی قیمت
-5.5	-12.6	-20.4	2.6	نفع/نقصان (ارب روپے)
174.5	241.2	274.0	216.0	ایڈھن کی قیمت (روپے/ڈالر فی گیلن)
52.7	92.9	103.7	34.3	جیٹ ایڈھن کی قیمت
ماخذ: سہ ماہی رپورٹیں، پی آئی اے				

کی لاگت میں کمی سے امید ہے کہ فضائی اور زمینی مال برداری کی قدر اضافی میں بہتری آئے گی۔ نجی قرضوں میں نمو اور پیٹرولیم مصنوعات کے نرخوں میں نرمی سے توقع ہے کہ م س 09ء میں روڈ ٹرانسپورٹ کی نمو بھی مناسب سطح پر رہے گی۔²² روڈ ٹرانسپورٹ کے قدر اضافی کو مال برداری میں ہونے والی مجموعی قدر اضافی سے بھی فائدہ پہنچے گا۔ روڈ ٹرانسپورٹ کا مال برداری میں مجموعی طور پر 75 فیصد حصہ بنتا ہے۔

مواصلات میں قدر اضافی کے اجزائے ترکیبی کا زیادہ انحصار موبائل فون، لینڈ لائنز، وائرلیس لوکل لوپ کی خدمات اور براڈ بینڈ انٹرنیٹ پر ہوتا ہے۔ مالی سال 2009ء کے دوران مواصلات کے ذیلی شعبے میں یکجائی کے اثرات نمایاں رہے ہیں۔ مثلاً جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران وائرلیس لوکل لوپ کے صارفین کی تعداد میں صرف 7.6 فیصد کی نمو ہوئی ہے جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں اس کی نمو 27.3 فیصد تک رہی تھی۔ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں کمی اور ٹیلی کام درآمدات میں سست روی سے مستقبل میں اس شعبے کی توسیع متاثر ہو سکتی ہے۔ مالی سال 2009ء کے دوران گندم، چاول اور چنے کی عمدہ فصل سے توقع ہے کہ ذخیرہ کاری کی نمو کو فائدہ پہنچے گا۔ مزید برآں، مالی سال 2009ء میں مصنوعی کھاد، اوبافولاد، چاول اور چینی²³ کے ذخائر کی بلند سطح بھی رواں سال اس کی قدر اضافی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ اس لیے مالی سال 2009ء میں مال برداری، ذخیرہ کاری و مواصلات کے شعبوں کی کارکردگی بہتر رہنے کا امکان ہے۔

ملک کے شمالی علاقوں میں جاری فوجی کارروائی کے باعث امکان ہے کہ مالی سال 2009ء کے دوران انتظامیہ اور دفاع پر ہونے والے سرکاری اخراجات میں تیزی سے اضافہ ہوگا۔ مزید برآں، مالی سال 2009ء کی پہلی ششماہی میں امن عامہ اور اقتصادی امور پر اخراجات میں 17.5 فیصد اور 46.2 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ توقع ہے کہ مالی سال 2009ء میں نظم و نسق عامہ اور دفاع کے شعبوں کی سالانہ نمو 4 فیصد کے مقررہ ہدف سے زیادہ رہے گی۔

مالی سال 2009ء کے دوران اگرچہ اجناس کی ملکی پیداوار اور طلب میں لازمی کمی کے خدمات کے شعبے پر منفی اثرات مرتب ہوں گے تاہم امید ہے کہ اس کی کارکردگی حوصلہ افزا رہے گی۔ مال برداری، ذخیرہ و مواصلات، مالی شعبے اور نظم و نسق عامہ کی نمو کو بڑھانے والے عوامل سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 2009ء کے دوران خدمات کا شعبہ استقامت کا مظاہرہ کرے گا۔

²² نومبر 2008ء میں پیٹرولیم کی ملکی مصنوعات کے نرخوں میں نرمی کی گئی۔

²³ پاکستان ٹیکسٹائل ایسوسی ایشن کے مطابق 31-03-2009 تک چینی کے مجموعی ذخائر 2,547,566 ٹن تھے۔

جدول 2.13: شعبہ خدمات کی کارکردگی کے اظہار کے لیے فیصد نمو یا دیگر مذکورہ اکائی						
جولائی تا مارچ						
م 09ء	م 08ء	م 07ء	م 08ء	م 07ء	م 06ء	
			6.4	5.4	-2.4	تھوک اور خرده تجارت
-3.0	13.7	8.3	20.1	9.0	31.8	تھوک اور خرده کاروبار کو خرده
-5.2	15.1	56.9	1.3	46.0	126.4	تجارت میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
-6.5	24.7	8.4	30.9	6.9	38.8	درآمدات
-4.2	18.9	6.4	24.2	5.5	28.7	تجارتی حجم (درآمدات اور برآمدات)
			4.4	6.5	4.0	ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات
3.1	5.0	22.2	17.0	28.3	23.5	ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کو خرده
-7.9	32.2	-6.8	44.8	-4.9	76.6	خام پٹرولیم کی درآمد
5.7 ^a	-1.3 ^a	-3.7 ^a	2.0	7.9	13.5	کمرشل گاڑیوں کی پیداوار
60.3	56.7	-	59.7	44.1	26.3	ٹیلی ڈینسٹی (فیصد آبادی)
56.5	52.2	-	54.7	39.9	22.2	ہیڈلر ڈینسٹی (فیصد آبادی)
-52.2	0.8	19.4	4.0	15.2	-	ٹیلی کام درآمدات
0.1	21.9	-9.4	22.4	-5.6	11.9	کے پی ٹی میں مجموعی کارگو ہینڈلنگ
-40.0	-16.2	15.4	-6.4	9.2	-	ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات
-15.5	-29.3	35.0	-11.0	-0.5	267.8	ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری و مواصلات میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
			17.0	15.0	42.9	مالیات اور پیرم
19.7	20.1	22.3	17.4	19.7	10.5	ترسیلات زر
52.0 ^c	20.7 ^c	905.1 ^c	51.6	59.5	119.6	اسٹیٹ بینک کا منافع
-23.4 ^b	-1.8 ^b	24.0 ^b	-	-	-	کمرشل بینکوں کا منافع
-1.3	-2.1	162.2	72.4	182.6	22.2	مالی کاروبار میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
			3.5	3.5	3.5	رہائش کی ملکیت
-8.6	27.3	24.6	45.0	30.9	33.9	تعمیرات کو خرده
-8.7	17.7	21.1	17.6	22.5	13.5	سینٹ کی پیداوار
-33.1	-11.7	12.0	-12.7	10.7	5.3	دھات کی پیداوار
			10.9	9.1	10.1	لقم عام اور دقار
12.1 ^c	14.7 ^c	-3.4 ^c	14.1	3.3	14.3	دقار پر مالیاتی اخراجات
17.5 ^c	8.7 ^c	18.4 ^c	17.8	8.8	32.8	اس عام کی خدمات
46.2 ^c	173.3 ^c	-24.5 ^c	226.1	46.9	-7.7	معاشی امور کے اخراجات
			9.4	8.8	9.9	کیونٹی، سماجی اور ذاتی خدمات
0.6	12.2	39.1	16.3	23.8	162.5	کیونٹی، سماجی اور ذاتی خدمات میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
-7.5	-19.0	59.5	13.5	27.4	181.5	شعبہ خدمات میں کل بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
الف: بشمول ہلکی کمرشل گاڑیاں، بسیں، برک اور ٹریکٹر۔ شرح نمو بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں تقابلی اور ان کے ذریعے نکالی گئی ہے۔						
ب: کینڈر سال سے متعلق سرمایہ اعداد و شمار						
ج: یہ اعداد و شمار مالیاتی سال کی پہلی سرمایہ کے ہیں						